

# امام احمد رضا اور عالمی جامعہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مع اضافات جدیدہ

ڈاکٹر اقبال احمد قادری

ادارہ مسعودیہ  
۵۰۶۲- ای، ناظم آباد، کراچی سندھ  
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء



حقوق طباعت بحق مصنف محفوظ ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## انتساب

حکمائے اسلام کے نام، امام احمد رضا کی فکر و  
دانش نے جن کی یاد تازہ کر دی، تاریخ اسلام  
کو وقار بخشا اور ملت اسلامیہ کو زندگی سے  
آشنا کیا۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

کتاب

مصنف

ضمیمہ نگار

کاتب

طالع

ناشر

طباعت اول

طباعت ثانی

تعداد

قیمت

۱۹۹۰ء

۱۹۹۸ء

گیارہ سو

Rs40/- 00

ملنے کے پتے

- ۱۔ ادارہ مسعودیہ، ۵۰۶/۲-ای، ناظم آباد، کراچی
- ۲۔ مکتبہ غوثیہ، بڑی منڈی، کراچی
- ۳۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، منج بخش روڈ، لاہور
- ۴۔ شیر برادرز، دربار مارکیٹ، منج بخش روڈ، لاہور
- ۵۔ الحارث پبلی کیشنز، ۲۵، جاپان سٹیشن، ریگل صدر، کراچی فون ۷۷۲۵۱۵۰

## فہرست

ابتدائیہ ۶

### امام احمد رضا اور عالی جامعہ

۱۳ — ۱۶

## پاکستان

- ۱۳ — کراچی یونیورسٹی، کراچی
- ۱۴ — مدنیہ الحکمت یونیورسٹی، کراچی
- ۱۸ — سندھ یونیورسٹی، جام شورو
- ۲۱ — سہیل سیر یونیورسٹی، بہاول پور
- ۲۲ — بہار الدین ڈگریا یونیورسٹی، میان
- ۲۳ — پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- ۲۴ — جامہ نظامیہ، لاہور
- ۲۹ — علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
- ۳۲ — قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد
- ۳۳ — بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ

## ہندوستان

- ۳۵ — مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
- ۳۸ — کھنہ یونیورسٹی، کھنہ
- ۳۸ — روہیل کھنہ یونیورسٹی، روہیل کھنہ
- ۳۹ — ہندو یونیورسٹی، بٹنہ
- ۴۰ — گورکھ پور یونیورسٹی، گورکھ پور

۵

- ۴۱ — بڑودہ یونیورسٹی، بڑودہ
- ۴۱ — جیل پور یونیورسٹی، جیل پور
- ۴۲ — کلکتہ یونیورسٹی، کلکتہ
- ۴۲ — عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد
- ۴۲ — دارالعلوم ندوۃ العلماء، کلکتہ
- ۴۲ — جامعہ ملیہ، دہلی
- ۴۵ — الجامعہ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

## امریکہ

- ۴۹ — کیلیفورنیا یونیورسٹی، برکلی
- ۵۰ — کولمبیا یونیورسٹی، نیویارک
- ۵۱ — ڈیرین یونیورسٹی، ڈیرین

## انگلستان

- ۵۲ — لندن یونیورسٹی، لندن
- ۵۲ — نیوکاسل یونیورسٹی، نیوکاسل
- ۵۳ — برمنگھم یونیورسٹی، برمنگھم
- ۵۶ — لیڈن یونیورسٹی، لیڈن

## سعودی عرب

- ۵۸ — محمد بن سعود یونیورسٹی، ریاض

## مصر

- ۵۹ — ایزہر یونیورسٹی، قاہرہ

## افغانستان

- ۶۰ — کابل یونیورسٹی، کابل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رُسُلِهٖ الصَّالِحِیْنَ

## ابتدائیہ

امام احمد رضا پاک دہند کے جلیل القدر عالم تھے، بریلی میں ۱۸۵۵ء کے انقلابی دور میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲۱ء کے ہنگامی دور میں وہیں انتقال کیا۔ اپنی ۶۵ سالہ زندگی میں انہوں نے جو علمی اور سیاسی اور دینی خدمات انجام دیں عالمی پیمانہ پر ان کو سراہا جا رہا ہے۔ پیش نظر مقالے میں امام احمد رضا سے متعلق عرف جامعتا کے محققین واساتذہ اور طلبہ کی تحقیقات و تاثرات کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

امام احمد رضا کے معاصرین میں رئیس الجامعات اور اساتذہ جامعات دونوں ہی ان سے مستفیض ہوئے۔ اس سلسلے میں مثلاً یونیورسٹی، علی گڑھ، کے وائس چانسلر اور مشہور ریاضی دان ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ صدر شعبہٴ دینیات پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری اور سید سلیمہ کاٹی (سجاد یونیورسٹی، لاہور) کے پروفیسر ریاضی اور پرنسپل پروفیسر حاکم علی بھی قابل ذکر ہستیاں ہیں۔ ڈاکٹر محمد اقبال بھی چونکہ سجاد یونیورسٹی (لاہور) اور لندن یونیورسٹی (لندن) سے متعلق ہے اس لئے ان کو بھی اساتذہ جامعتا میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ وہ امام احمد رضا سے مستفیض ہوئے اور امام احمد رضا کے بارے میں اچھا تاثر رکھتے تھے۔

ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد نے ریاضی کے ایک لائسنس سٹڈ کے متعلق جوامام احمد رضا سے استفسار کیا تھا اس کے چشم دید احوال سید مصطفیٰ شاہ (ریٹائرڈ جج، پاکستان) نے اپنے اُستاد پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (صدر شعبہٴ دینیات، یونیورسٹی علی گڑھ) کے حوالے سے اس طرح بیان کئے ہیں۔

دور مولانا سید سلیمان اشرف صاحب صدر شعبہٴ دینیات کے بڑے جلیل القدر عالم تھے، اور ہم سب طلبہ جناب مولانا صاحب کی بے حد عزت کرتے تھے، ان کے بارے میں ایک واقعہ قابل ذکر یہ ہے کہ جناب ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد صاحب سے ریاضی کا ایک مسئلہ حل نہ ہو سکا اور ڈاکٹر صاحب مدد ورج نے جرمی کے سفر کا قصد کیا تاکہ وہاں جاکر اس مسئلے کا حل تلاش کریں، جب مولانا سید سلیمان اشرف صاحب کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا کہ بجائے جرمی کے بریلی کا سفر اختیار کریں اور مولانا احمد رضا صاحب مرحوم و مغفور سے اس مسئلہ کا حل دریافت کریں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب کو بہت خیریت ہوئی لیکن مولانا سید سلیمان اشرف نے ان کو بھوکھا کر لیا اور اپنے ساتھ بریلی لے گئے۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب کا تعارف مولانا احمد رضا خان صاحب سے کر لیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا غیر حل شدہ مسئلہ ریاضی بیان کیا اور اسی وقت پہلی ملاقات میں وہ مسئلہ حل ہو گیا۔ اب تو ڈاکٹر صاحب کی مرست کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اس وقت تک مغربی تعلیم کا اثر ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد صاحب پر بہت زیادہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ نووی صاحبان کو تو محض عربی کی نجات ہوتی ہے اور دیگر مضامین کے بارے میں ان کی معلومات بہت گھٹیا سم کی ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے دائرہ بھی رکھ لیا اور پابندی سے نماز پڑھنے لگے۔

(دہلی، سہ ماہی العلم، مکرانی، شمارہ اپریل تا ستمبر ۱۹۷۵ء ص ۱۷۷)

اس واقعہ کو ایک اور عینی شاہد مفتی محمد رفیع انصاری جیل پوری نے اپنی کتاب ”اکرام احمد رضا (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء) کے ص ۵۸-۶۶ میں بیان کیا ہے۔ پروفیسر سید سلیمان اشرف کو امام احمد رضا سے جو تعلق خاطر تھا اور جس حد تک وہ امام احمد رضا سے متاثر تھے اس کی کیفیت پروفیسر صاحب کے

ایک اور شاگرد ڈاکٹر عابد احمد علی مرحوم دہمتر دار القرآن پنجاب یونیورسٹی، لاہور کی زبانی سنئے:

مولانا مرحوم (احمد رضا بریلوی) کے بارے میں میرے بالواسطہ شائستہ کا ایک واقع اور قیمتی حصہ وہ ہے جو مجھے اپنے استاد محترم مولانا سید سلیمان اشرف کی وساطت سے حاصل ہوا۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں مجھے برسوں ان کی برتیا نہ صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی شخصیت سے ازل تک متاثر رہے۔ اسی دور کی دو اور شخصیتوں کو ساتھ ملا کر سید صاحب فرمایا کرتے تھے۔

”ان تین ہستیوں کو دیکھ لینا چاہیے پھر میرے لوگ نہیں ملیں گے“۔ استاد محترم مولانا سید سلیمان اشرف پر حضرت مولانا بریلوی کا اتنا اثر تھا کہ میں نے مولانا احمد رضا خاں قدر تیرہ کی عظیم شخصیت کا اعزاز و دراصل استاد محترم کی شخصیت ہی سے لگا یا۔ مجھے مولانا سید سلیمان اشرف سے شرف تلمذ کے علاوہ ان کا انتہائی قرب بھی حاصل ہوا اور میں دیکھتا کہ حضرت مولانا بریلوی کا دیگر جیسہ چھڑ دیتے اور یوں محسوس ہوتا کہ اکثر انہیں کے نقوشوں میں گن رہتے حتیٰ کہ استاد محترم کی طبیعت انہی کے رنگ میں مل گئی تھی۔“

(قاضی عبدالغنی کوکب، مقالات یوم رضا، حصہ سوم، ۱۹۸۲ء، ص ۹)

ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے امام احمد رضا کے افکار و خیالات کا مطالعہ کیا تھا اور ان سے متاثر تھے۔ چنانچہ پروفیسر سید سلیمان اشرف کے بیان تقریباً ۱۹۳۲ء میں علی گڑھ میں ایک دعوت کے موقع پر امام احمد رضا کا ذکر کر کے کیا تو اقبال نے جو کچھ کہا وہ شریک مفضل اقبال ڈاکٹر عابد احمد علی مرحوم کی زبانی سنئے۔

”علامہ مرحوم نے مولانا بریلوی کو خراج عقیدت و تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کے دورِ آخر میں ایسا طغیاء اور مہین فقیہ پیدا نہیں ہوا۔ بسلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے علامہ مرحوم نے فرمایا کہ میں نے ان کے فتاویٰ کے مطالعہ سے یہ رائے قائم کی ہے۔“

(خود نوشتہ بیان معترضہ، یکم اگست ۱۹۶۵ء منسلکہ راقم)

ڈاکٹر اقبال مرحوم پر امام احمد رضا کے گہرے تاثر کا اس حقیقت سے اعلازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اقبال جو پہلے وطن پرستی کے لفظی الاپ رہے تھے وہ امام احمد رضا کے نفیر رسول سے اس قدر متاثر ہوئے کہ عشق رسول ہی کو روح ایمان قرار دیا ہے

بمصلطفے برس ان خویش را کہ میں ہمارا دست  
اگر با و تر سیدی تمام تو بھی ست

اور وہ اقبال جو پہلے ایک قوی نظریہ کی بات کر رہے تھے اور ایک نیا ناولہ غیر مکر رہے تھے وہ قوی نظریہ کے اس شدت سے حامی ہوئے جس شدت سے امام احمد رضا نے اس نظریہ کی حمایت کی تھی۔ فکر اقبال میں یہ انقلابات ہے وجہ نہیں میرے خیال میں امام احمد رضا کے افکار عین اپنے فکر اقبال کو ہے جہاں شریک اور خود قادم اعظم میں سے بالواسطہ متاثر ہوئے۔ انجمن نغماتہ کے ایک اجلاس میں ڈاکٹر محمد اقبال نے لاہور میں امام احمد رضا سے شرف نیاز بھی حاصل کیا تھا اور ان کو اپنی نعت بھی سنائی تھی۔

(شاہ ناما میں تادی: سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی، مہلبوگر کراچی ص ۱۵)

اقبال نے امام رضا کے متفق جن خیالات کا اظہار فرمایا وہ خود واقع ہیں کیوں کہ اقبال قانون کے طالب علم رہے، برسرِ ٹرائٹ لائے اور ماہر قانون اس کے علاوہ ہندو کے ایک پارسی ماہر قانون، ایسی قانونی کورٹ کے رنج پروفیسر ڈی ایٹ ملا کے بیان سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ پروفیسر موصوف نے بے پور کے سیکرٹری آف اسٹیٹ مشرکھیا سے جسٹس عیسیٰ کے استفسار پر جو کچھ کہا وہ شریک مفضل علامہ نور احمد تادی (سفارت خانہ انڈونیشیا، اسلام آباد) کی زبانی سنئے۔

دہ ہندوستان میں فقہ حنفیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے یہ بھی

سامنے منج صاحب سے کہا کہ ہندوستان کا بھی بڑا کارنامہ ہے،  
فقہ حنفیہ پر بہت کچھ لکھا گیا اور بالخصوص دو کتابیں تو بہت بڑی لکھی  
گئی، ایک فتاویٰ عالمگیری اور دوسری فتاویٰ رضویہ۔

(مکتوبہ علامہ نور احمد قادری محرمہ، رجبہ ۱۹۸۱ھ از اسلام آباد)

اسلامیہ کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے پروفیسر ریاضی مولوی حاکم علی بی  
امام احمد رضا سے بے حد متاثر تھے اور امام احمد رضا کے والدانہ محبت رکھتے تھے  
جس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۲۳ء میں انہوں نے جولاہور سے  
رسالہ نکالنا تھا اسکی پیشانی پر چند اشعار ہوتے تھے ایک مصرع یہ بھی تھا  
عہد الف ثانی و مجدد مائتہ حاضرہ واری

یہاں مجدد الف ثانی سے مراد حضرت شیخ احمد رضا ندوی ہیں اور مجدد مائتہ حاضرہ سے مراد  
امام رضا خاں بریلوی ہیں۔

پروفیسر حاکم علی لاہور سے بریلی بھی تے جاتے تھے اور علمی مسائل پر امام رضا  
سے تبادلہ خیال کرتے تھے۔ ۱۹۲۱ء میں انہوں نے ترک موالات سے متعلق امام احمد  
کو ایک استدلال بھیجا جس کے جواب میں امام احمد رضا نے ایک رسالہ بعنوان :-

الحجة الموقننة آیتہ الممتنہ (۱۹۲۱ء)

تحریر فرمایا، چنانچہ اسلامیہ کالج کی منظرہ کمیٹی کی پروا دہ کے بغیر جس کے سیکرٹری  
ڈاکٹر محمد قبال تھے، پروفیسر حاکم علی نے ترک موالات کی مخالفت کی جس کی پاداش  
میں ان کو کالج سے معطل کیا گیا مگر جب ہنگامہ فرو ہو گیا تو ان کو دوبارہ دکھ لیا گیا غالباً  
اسی لیے کہ قبال ذاتی طور پر خود ترک موالات کے حامی نہ تھے۔

(اختر باغی، تذکرہ علمائے پنجاب، جلد ۲، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء ص ۱۵۲، ۱۵۳)  
پروفیسر حاکم علی ریاضی اور سائنس کے موضوعات پر بھی امام احمد رضا سے تبادلہ  
خیالات کرتے تھے۔ امام احمد رضا کے رسائل کے مطالعہ سے اس کا اندازہ ہوتا ہے  
مثلاً حرکت زمین کے مسئلے میں پروفیسر صاحب کا پرنسپل کے حامی تھے مگر امام احمد رضا

اس کے مخالف۔ پروفیسر صاحب کے ایک استفسار پر امام احمد رضا نے ایک  
رسالہ لکھا تھا جس کا عنوان ہے :-

نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان (۱۹۱۹ء)

اس میں امام احمد رضا نے پروفیسر صاحب کو ہدایت کی ہے کہ سائنس کو جتنے  
اسلامی مسائل سے اختلاف ہے ان سب میں مسئلہ اسلامی کو روشن کیا جائے۔ حرکت  
زمین کے حالات امام احمد رضا نے ایک مستقل کتاب لکھی تھی جو دعائیہ موضوعات پر مشتمل  
تھی اس کا عنوان تھا :-

فوتیرین در بر حرکت زمین (۱۹۲۰ء)

اس کتاب میں امام احمد رضا نے اپنے موقف کی حمایت میں جو تفصیلی اور  
فنی علمی بحث کی ہے وہ سائنس دانوں کے لیے قابل مطالعہ ہے۔ علامہ اقبال  
اور پروفیسر ڈی (اسلام آباد) کے سابق پروفیسر جناب مولانا حسین صاحب اس پر کام کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا نے اپنے عہد کے عالمی جامعات کے باہرین فن کی تحقیقات کو  
چاہنے کیا چنانچہ مشیگن یونیورسٹی (امریکہ)، یالہواں یونیورسٹی (اطالی) کے ہیاء دان  
پروفیسر البرٹ ایف۔ پونائے اکتوبر ۱۹۱۹ء میں، ۱۴ دسمبر ۱۹۱۹ء کے لئے ایک ہولناک  
پیش گوئی کی جو یورپ اور آئرنڈ (امریکہ)، انجیرس (ہالک بور، جرمانہ) وغیرہ انگریزی  
اخباروں میں شائع ہوئی اور اسے ایک تہکک بخ گیا۔ اس سلسلے میں جب امام احمد رضا  
سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے اپنی فنی تحقیقات کی روشنی میں اس پیش گوئی کو باطل قرار  
دیا۔ چنانچہ جب ۱۴ دسمبر ۱۹۱۹ء کان آتا تو جو کچھ امام احمد رضا نے کہا تھا وہی  
سچ ثابت ہوا اور امریکی ہیاء دان کی پیش گوئی باطل ثابت ہوئی۔ امام احمد رضا  
نے پروفیسر پونائے کے رد میں ایک رسالہ لکھا جس کا عنوان ہے :-

معین مبین بہر دوشمس و سکون زمین (۱۹۱۹ء)

کہ پرنسٹن یونیورسٹی (امریکہ) کے مشہور سائنس دان پروفیسر البرٹ آئن سٹائن  
بھی امام احمد رضا کے معاصرین میں تھا۔ امام احمد رضا کو اس کی تحقیقات میں بھی کام  
تھا جس کا انہوں نے اپنی تصنیف "فوتیرین در بر حرکت زمین" میں کیا ہے۔



یہ تو ہیں عہدِ امام احمد رضا کی باتیں۔ امام احمد رضا کے انتقال کے نصف صدی بعد اب پھر عالمی جامعات میں ان کا چرچا سُننے میں آرہا ہے۔ مختلف جامعات کے اساتذہ نے ان کے بارے میں اعلیٰ خیال کیلئے، بعض اساتذہ نے اپنی کتابوں میں ان کا ذکر کیلئے اور کئی جامعات میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ ان میں براعظم ایشیا، امریکہ، یورپ، افریقہ وغیرہ کی جامعات شامل ہیں۔ اگر عالمی جامعات کے اساتذہ کے تاثرات اور حوالوں کو جمع کیا جائے اور جو کچھ حقیقی کام ہوا ہے اس کا تفصیلی جائزہ لیا جائے تو یہ مفاد ایک کتاب کی شکل اختیار کر جائے گا مگر سرسری مختصر و اجال سے کام لیا جاتا ہے اور مختلف ممالک کی یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا پر جو کچھ کام ہوا ہے یا ہو رہا ہے اور اساتذہ جامعات نے امام احمد رضا کے متعلق جن خیالات و تاثرات کا اظہار کیا ہے اس کا سرسری طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔

یہ مقالہ رضا انٹرنیشنل کیڈری 'صادق' ائمہ کے بانی بزرگ مولانا محمد عبداللہ عسکری اور ان کے رفقاء کی کوششوں سے منظرِ عام پر آرہا ہے۔ محترم جناب خلیل احمد رانا صاحب نے کتابت کے لئے جدوجہد فرمائی اور کمری جناب محمد صدیق فانی صاحب نے خلوص سے کتابت فرمائی، بعض اجاب لے موادی فراہم کی ہیں مدد فرمائی، راقم ان کرمفراؤں کا تہ دل سے ممنون ہے۔ مولیٰ تعالیٰ سب کو دارین میں فوازے اور اپنی رضا و خوشنودی کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

اسحق محمد مسعود احمد عفی عنہ



بے نشانوں کا نشانِ مٹتا نہیں  
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

امام احمد رضا بریلوی

## امام احمد رضا اور عالی جہانتا

## پاکستان

### کراچی یونیورسٹی، کراچی

کراچی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر اشتیاق قریشی مرحوم نے اپنی انگریزی کتاب ”علماء اور سیاست“ (مطبوعہ کراچی ۱۹۶۳ء) میں امام احمد رضا کا ذکر کیا ہے (ص ۲۰) اور لکھا ہے کہ وہ دو قومی نظریے کے حامی تھے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے جب تحریک آزادی میں علما اہل سنت کے کردار کا مطالعہ کیا تو موصوف نے کراچی کے ایک اجلاس (منعقدہ ۶ فروری ۱۹۶۸ء) میں بڑا یہ اعتراف حقیقت فرمایا۔

”جب میں اہل سنت کے موضوع پر تحقیق کر رہا تھا تو میں نے محسوس کیا کہ جو کچھ تحریک آزادی کے بارے میں اب تک لکھا گیا ہے وہ سب کیلطفہ ہے۔“

(ماہنامہ فیضان لاہور، شمارہ مارچ ۱۹۶۸ء ص ۳۱)

کراچی یونیورسٹی کے سابق صدر شعبہ اردو، ڈاکٹر ابوالخلیفہ صدیقی نے امام احمد رضا کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا:-

”وہ میں جناب رضا بریلوی کی دینی خدمات کا تاج اور معترف ہوں اور ان کو اسلام کے مجاہدین و مبلغین کی صفحہ اول میں شامل سمجھتا ہوں۔ عشق رسول کا جذبہ ان کی نشر اور نظم میں ہر جگہ موجود ہے اور چونکہ اس کی بنیاد جذبہ کی صداقت اور موضوع کی لطافت ہے اسلئے اس کا اثر آفرین ہونا قدرتی امر ہے۔“

(محمد رضا احمد خٹکی، خیابان رضا، مطبوعہ عظیم سہیل کیشنر لاہور ۱۹۸۲ء ص ۳۷)

کراچی یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے استاذ ڈاکٹر زبان فقہوری نے بھی اپنی کتاب ”اردو کی تنقید شعاری (مطبوعہ لاہور) میں امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کا ذکر کیا ہے۔“

(ص ۸۶)

کراچی یونیورسٹی کے ریسرچ اسکالر پروفیسر مفتی شجاعت علی قادری نے ”محدود اقامتہ“ مطبوعہ کراچی ۱۹۵۹ء کے عنوان سے عربی زبان میں امام احمد رضا پر ایک کتاب لکھی ہے جو ۲۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ عربی زبان میں امام احمد رضا کے حالات انکار پر غالباً یہ پہلی کامیاب کوشش ہے۔ پاک و ہند کے علاوہ بیرونی ممالک میں اس کی پذیرائی ہوئی ہے۔ مختلف جامعات اور تحقیقی اداروں کے فضلا نے اس پر تبصرہ کئے۔

۱: غلطیم یونیورسٹی

(سوڈان)

۲: جامعۃ البریاقین

(سعودی عرب)

۳: جامعہ امام محمد

(ریاض سعودی)

۴: دائرۃ معارف، حیدرآباد (دہلی)

پروفیسر محمد اسحاق دنی، استاذ اردو کالج کراچی، مندرجہ ذیل عنوان پر کراچی یونیورسٹی کے راقم کی نگراخی میں ڈاکٹر ترفند کر رہے ہیں:-

”تربصیر کی سیاسی تحریکات میں فتاویٰ کے رضویہ کا جتنہ“



اس یونیورسٹی سے پروفیسر محمد اللہ قادری (شعبہ انشائیات کے اساتذ) امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن کنزالایمان کے دوسرے اردو تراجم سے تقابلی مطالعہ پر قائم کی گئی میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ موصوف نے ایک مقالے میں امام احمد رضا کے فتاویٰ رضویہ کا موضوعاتی جائزہ پیش کیا ہے یہ بیش قیمت مقالہ بڑے سائز کے چالیس صفحات پر پھیلا ہوا ہے، عنوان ہے :-

”العلایا المنہوی فی فتاویٰ الرضویہ کا موضوعاتی جائزہ“

۱۹۸۸ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے شائع کر دیا ہے اور ادارہ کے ساتھ معارفِ رضا میں بھی اس کو شائع کیا گیا ہے۔ اس مقالے میں پروفیسر محمد اللہ قادری صاحب نے فتاویٰ رضویہ کے (۹۷) مطبوعہ مجلدات کا قنادت کر دیا ہے۔ بقیہ تین جلدیں ابھٹا شائع نہ ہو سکیں، اس لیے وہ اس جائزے میں شامل نہیں۔ بہر حال مطبوعہ مجلدات میں امام احمد رضا کے ۱۱۹ تحقیقی رسائل اور پانچ ہزار (۵۰۰۰) سے زیادہ فتوے ہیں۔ اس طرح فتاویٰ رضویہ مسائل شرعیہ کا ایک عظیم ذخیرہ ہے جو ہزاروں صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ پروفیسر محمد اللہ قادری نے یہ ایک نہایت ہی مفید کام کیا ہے جو قابلِ مطالعہ ہے۔

پروفیسر محمد اللہ قادری نے ایک اور تحقیقی مقالہ بعنوان :-

”قرآن، سائنس اور امام احمد رضا“

قلم بند کیا ہے۔ جو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے ۱۹۸۹ء میں کتابی صورت میں شائع کر دیا ہے۔

اس کے علاوہ یہ مقالہ معارفِ رضا، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۹ء میں شائع ہوا ہے۔

(ص ۱ تا ۹۸)

کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر منظور الدین احمد نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی سرپرستی میں منعقدہ امام احمد رضا کانفرنس میں کراچی یونیورسٹی میں امام

”احمد رضا چیمبر“ قائم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ اسی کانفرنس میں سندھ یونیورسٹی ہام شورو (حیدرآباد سندھ) کے پروفیسر ڈاکٹر مدلل قادری نے سندھ یونیورسٹی میں بھی امام احمد رضا چیمبر قائم کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔

### مدینۃ الحکمت کراچی

محترم جناب حکیم محمد سعید دہلوی جو مستقبل کی عظیم یونیورسٹی ”مدینۃ الحکمت“ کے بانی ہیں انہوں نے مندرجہ ذیل موضوع پر ایک تحقیقی مقالہ قلم بند کیا ہے۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی اور فنِ طب

موصوف نے جب فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ فرمایا تو امام احمد رضا کے وسعت مطالعہ اور تجرّی علمی کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ امام احمد رضا کے بے مثال علم و فضل سے سید متاثر ہیں۔ چنانچہ ۱۹۸۸ء میں امام احمد رضا کانفرنس (منعقدہ، تاج محل سہیل، کراچی) میں اپنے صدارتی خطبہ میں نہایت صاف گوئی اور صاف دلی کے ساتھ انہوں نے یہاں تک فرمایا کہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی تعلیمات علمیہ کا پہلے علم جو ہوتا تو میں راہِ راست پر جاتا، مگر اخیراً ویرانہ درست آید۔ یہ کلمات انہوں نے اس دلی سوزی کے ساتھ فرمائے کہ سننے والے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ راقم بھی اس کانفرنس میں موجود تھا۔

اس میں شک نہیں کہ ماضی میں بعض علم اور دانشوروں کی دروغ بیانی اور افترا پر دماڑی پرچن حضرات نے اپنی زبان کی وجہ سے اکتھا کیا اب جب وہ خود امام احمد رضا کا مطالعہ کرتے ہیں تو یسین رہ جاتے ہیں۔ اپنے لیے حیرانی و بیشیامانی کے جذبے کے ساتھ ان ملہا اور دانشوروں کے لیے نفرت و حقارت کے جذبات محسوس کرتے ہیں۔ جنہوں نے حقائق کو چھپایا، علمی سطح پر جھوٹ کو فروغ دیا اور تاریخ کو مسخ کر کے جھوٹا مذہبیت کا جھوٹ دیا۔ یہ تلخ حقائق نہ صرف پاک و منہد کے محققین بلکہ ہر دینی ممالک کے محققین کے لیے بھی سخت حیران کن ہیں۔

## سندھ یونیورسٹی، اجام شورو (حیدر آباد سندھ)

سابق صدر شعبہ اردو (سندھ یونیورسٹی)، ادرملک کے مشہور محقق پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے امام احمد رضا کے افکارِ عالیہ اور ادبی خدمات کی طرف خاص توجہ فرمائی ہے۔ موصوف نے کراچی یونیورسٹی کی ایک علمی مجلس میں "اردو کی متصوفا نہ شاعری" پر اپنا مقالہ پیش کیا تھا۔ جس میں ایک جگہ فرماتے ہیں :-

"اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک عاشق رسول یعنی مولانا احمد رضا خان بریلوی (المتوفی ۱۳۱۲ھ / ۱۹۲۱ء) کا ذکر کر دیا جائے جن سے ہمارے ادبا، نے ہمیشہ بے اعتنائی برتی حالانکہ یہ غالباً واحد عالمِ دین ہیں جنہوں نے نظم و نثر دونوں میں اردو کے بے شمار عادات استعمال کئے ہیں اور اپنی ملکیت سے اردو شاعری کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔"

(مقالہ مکتوبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، قلمی، ص ۹)

ڈاکٹر صاحب موصوف نے امام احمد رضا کی اردو شاعری پر ایک اور فیاضانہ مقالہ لکھا تھا جس کا ایک حصہ اخبار جنگ (کراچی) میں شائع ہوا تھا۔ اس میں ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں :-

"اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ اپنے دور کے بے مثل علمائے شاعر ہوتے ہیں۔ ان کے فضل و کمال، ذہانت، قلمی و ذہنی کے سامنے بڑے بڑے علماء و فضلاء، یونیورسٹیوں کے اساتذہ، محققین، مستشرقین، نظریوں میں نہیں جیتے۔ وہ کون سا علم ہے جو انہیں نہیں آتا تھا اور کون سا فن ہے جس سے وہ واقف نہیں تھے شعرو ادب میں ان کا لوہا ماننا پڑتا ہے۔ اگر صرف عادات، مصطلحات، ضرب الامثال اور بیان و بدیع سے متعلق تمام الفاظ ان کی جملہ تصانیف سے یک جا کر لیے جائیں تو ایک ضخیم لغت تیار ہو سکتی ہے۔"

(اخبار جنگ، کراچی، شمارہ ۱۲، فروری ۱۳۵۹ء ص ۱)

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب نے پنجاب یونیورسٹی (لاہور) میں تیار ہونے والے شائع اور ادبی انسائیکلو پیڈیا یعنی "تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند" (مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء) کی جلد اول میں مندرجہ ذیل تحقیقی مقالات شامل کئے ہیں:-

۱۔ مسلمانوں کا علم و ادب برصغیر میں

۲۔ مسلمانوں کا دینی ادب ۱۸۵۰ء کے بعد

ان دونوں مقالوں میں مختلف موضوعات کے ضمن میں متعدد مقامات پر

امام احمد رضا کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً

۱۔ امام احمد رضا اور علم حدیث، ص ۱۳۹

۲۔ امام احمد رضا کے مرصع عربی نغمے، ص ۱۳۲

۳۔ امام احمد رضا کا اردو ترجمہ قرآن، ص ۱۵۹

۴۔ امام احمد رضا اور علم فقہ، ص ۱۷۱

۵۔ قادی رضویہ، ص ۱۷۲

۶۔ امام احمد رضا کی نعت، ص ۱۸۸

۷۔ امام احمد رضا کی متقیبت، ص ۲۰۱

راقم الحروف محمد مسعود احمد نے مندرجہ ذیل عنوان پر ۱۹۷۱ء میں سندھ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا تھا۔

اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر

یہ مقالہ ۱۹۵۸ء میں شروع کیا اور ۱۹۶۶ء میں مکمل کیا پھر ۱۹۷۰ء تک اس میں اور اضافے کئے۔ اس مقالے کے چھپے باب میں جس کا عنوان ہے:-  
"مختلف مکاتیب فکر اور ان کی تفسیر"

امام احمد رضا کا ذکر کیا ہے (ص ۳۲۶) پھر نویں باب میں اردو تراجم قرآن کے ذیل میں امام احمد رضا کا ذکر کیا ہے (ص ۶۲۳)۔

سابق صدر شعبہ اردو (سندھ یونیورسٹی) پروفیسر ڈاکٹر سخی احمد شمسی کی اطلاع کے مطابق سندھ یونیورسٹی میں حکیم محمد دریس خاں صاحب مہمند (پرنسپل اسکالر) سندھ، امام احمد رضا کی علمی و ادبی خدمات پر ڈاکٹریٹ کر دے گئے (مکتوب نمبر ۱۶۵، ۱۹۸۱ء)۔  
غالباً وہ کام نہ کر سکے، چنانچہ ۱۹۸۱ء میں آئندہ رقیہ سلطانی کو امام احمد رضا کے حالات و ادبی خدمات پر ڈاکٹریٹ کے لیے موضوع دیا ہے۔ موضوع ذکر کام کر رہی ہیں اور تقریباً نصف مقالہ مکمل ہو چکا تھا لیکن اسی پر ان کو ایم۔ فل کی ڈگری دے کر فارغ کر دیا گیا۔ ان کے مقالہ کے گیارہ ابواب ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

- ۱، پہلا باب حالات ۱۳۰۔ دو کتب باب علمی آثار
- ۲، تیسرا باب جینیات ۱۴۰، چوتھا باب تاثیرات
- ۵، پانچواں باب ادبی خدمات ۱۶۰، چھٹا باب ادبی مقدمات
- ۷، ساتواں باب حکایت ۱۸۰، آٹھواں باب نعت گوئی
- ۹، نواں باب قصائد و مثنویات ۱۹۰، دسواں باب رباعیات و قطعات
- ۱۱، گیارہواں باب منظوم حکایتیں (۱۱۰) دے

آئندہ تیس جناتی بھی سندھ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہی ہیں۔ ان کا موضوع ہے،

”اردو نعت کے جدید رجحانات“

(مکتوب نمبر ۹ جولائی ۱۹۸۱ء)

چونکہ امام احمد رضا اردو نعت گو شعرا کے سربراہ ہیں اسلئے مقالے میں ضمنی طور پر ان کا بھی ذکر آئے گا۔

پروفیسر مولانا حافظ محمد عبد الباقی صاحب، ڈاکٹر عبد علی قادری، صدر شعبہ عربی، سندھ یونیورسٹی، جام شہر، کی نگرانی میں امام احمد رضا کے حالات و افکار پر ڈاکٹریٹ کے لئے سندھی زبان میں مقالہ قلم بند کر رہے ہیں۔ جو انشاء اللہ العزیز قابلِ مطالعہ ہو گا۔

## اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور

اسلامیہ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر نعیم احمد ناصر، امام احمد رضا کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-  
حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب کی شخصیت عظیم ادران کا علمی مرتبہ بہت بلند ہے، وہ بلاشبہ عبقری GENIUS تھے۔

(محمد مرید احمد شمسی، غیا بانِ رضا، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء، ص ۱۱۵)

اسلامیہ یونیورسٹی کے شیخ الادب ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب نے بھی امام احمد رضا کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں :-

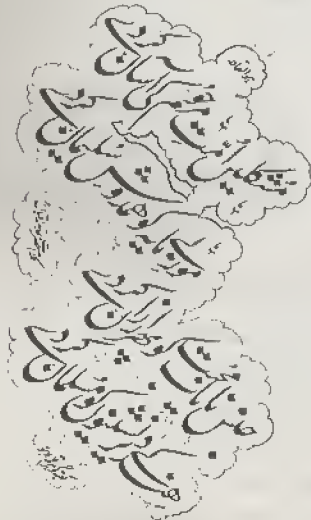
”اعلیٰ حضرت کا علم مستحق تھا۔ انہیں کتابیں ٹٹولنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی، جس مسئلے پر انہوں نے فکر اٹھایا ہے بے تکلف لکھتے گئے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مسائل کی کتابیں ان کے سامنے پڑی ہیں، اگر کہیں انہوں نے نسخ تب و جاہ اختیار کیا ہے تو اس کی وجہ غنائین کی شانِ رسالت میں گستاخی ہے۔“

(میٹا نامہ یومِ رضا، مطبوعہ لاہور، ص ۴۷)



اور پھر آگے چل کر لکھتے ہیں :-

آپ کسی علوم و فنون کے موجد اور مہتا اور بہت سے علوم و فنون کے ماہر تھے۔ آپ کی تبحر علمی کی وجہ سے صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ تمام بلاد اسلامیہ میں مچی۔ اگر آپ کو جامع العلوم کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ (ص ۳)



## بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

ادارہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان سے جناب غلام مصطفیٰ صاحب نے علوم اسلامیہ (۱۹۸۴ء - ۱۹۸۶ء) کے لیے پرفیسر نور الدین جاسکی کی نگرانی میں مندرجہ ذیل موضوع پر ایک تحقیقی مقالہ قلمبند کیا ہے۔  
 در مولانا احمد رضا خان بریلوی اور ان کی فقہی خدمات

اس مقالے پر ۱۹۸۶ء میں جناب غلام مصطفیٰ صاحب کو ایم۔ اے کی ڈگری ملی۔ یہ مقالہ جناب محمد صدیق خانی خوشنویس کی عنایت سے راقم کو مطابقت کے لیے ملا۔ یہ مقالہ بڑے سائز کے ۲۱۲ نمائندہ شدہ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل پانچ ابواب ہیں اور ہر باب کے تحت متعدد ذیلی عنوانات ہیں اور آخر میں نہرست مآخذ و مراجع۔

- ۱۔ باب اول ، حالات زندگی مولانا احمد رضا بریلوی
  - ۲۔ باب دوم ، فقہ اور اصول فقہ برصغیر پاک و ہند میں
  - ۳۔ باب سوم ، مولانا احمد رضا اور فقہ
  - ۴۔ باب چہارم ، مولانا احمد رضا اور فقہائے احناف
- فاضل مقالہ نگار جناب غلام مصطفیٰ صاحب نے مقالہ کے افتتاحیہ میں اکابرین ملت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے :-

مولانا احمد رضا خان بریلوی بھی ملت ہر جرمہ کی ایسی ہی جبلت النور، ہمہ صفت اور بہشت پہلو ہستیوں میں سے ایک عظیم ہستی ہیں۔ آپ علی اوٹلی لحاظ سے اسلاف و اکابرین امت مسلمہ کی ایک حسین و جمیل اور قابل فخر یادگار ہیں۔ آپ کی ذات کو جس پہلو اور جس زاویہ نگاہ سے دیکھا جائے آپ علم و عمل کی عظیم تربیل پر فائز نظر آتے ہیں۔

## پنجاب یونیورسٹی لاہور

۱۹۴۳ء سے قبل محمد رفیع اکبر صاحب نے پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے کے لئے امام احمد رضا کی عسکری سذات کا ایک مجموعہ ایڈٹ کر کے بطور مونوگراف پیش کیا تھا اس مجموعہ کا عنوان ہے۔

الاجازۃ المئینہ لعمادہ دینہ والہدیۃ

(۱۹۰۶ء)

دوسرا اہم کام پروفیسر شہید احمد قادری (فیصل آباد) نے کیا۔ انہوں نے ۱۹۵۱ء میں پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اُردو میں ایم اے کے لئے مندرجہ ذیل موضوع پر مونوگراف پیش کیا۔

”مولانا احمد رضا بریلوی کی لغت گوئی“

یہ مقالہ تقریباً ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں مندرجہ ذیل پانچ ابواب ہیں جن کے متن میں سیویں ذیلی عنوانات ہیں۔

باب اول : سوانح و شخصیت

باب دوم : فن لغت گوئی

باب سوم : تاریخ لغت گوئی

باب چہارم : مولانا احمد رضا خاں کے دیوان اور نعتیہ کلام کا مجموعی جائزہ۔

باب پنجم : مولانا احمد رضا خاں کی لغت گوئی کے ادبی و فنی محاسن

تیسرا کام یہ جو اگر پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ دائرۃ المعارف الاسلامیہ کی

طرف سے شائع ہونے والی اُردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کی دسویں جلد میں

امام احمد رضا پر ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا گیا (ص ۲۷۸-۲۸۴) یہ مقالہ صدر

شعبہ ڈاکٹر سید عبدالغنی صاحب کی فرمائش پر راقم الحروف نے قلم بند کیا۔

پروفیسر محاسن قریشی (شعبہ عربی، محمد نٹ کالج، فیصل آباد) مندرجہ ذیل

موضوع پر پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کے لئے تحقیق کی۔

دو برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری“

اس میں امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کا جائزہ لیا گیا ہے۔ الحمد للہ ان کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری مل گئی ہے۔

ایک دوسرا کارپریٹس فلم سرور نے مندرجہ ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی ہے۔

”تحریک پاکستان اور مشائخ کرام“

امام احمد رضا نے چونکہ دو قومی نظریہ کا احیا کیا اور ملت مسلم کی رہنمائی کی،

اس لئے اس مقالے میں امام احمد رضا اسی حیثیت رکھتے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی سے ایک ثقافتی و ادبی انسائیکلو پیڈیا شائع ہو رہی ہے

جس کی دوسری جلد کے ساتویں باب میں پروفیسر عبدالغنی نے امام احمد رضا کا اس

طرح ذکر کیا ہے :-

”آپ ایک بہت بڑے مناظر تھے۔ ۱۸۹۶ء / ۱۳۱۲ھ میں

پیدا ہوئے۔ معقولات و منقولات میں یکساں درک رکھتے تھے۔ علوم

متداولہ اپنے والد مولانا مفتی علی خان سے اور حدیث کی سند سید دحلان

مکی اور عبد الرحمن سرگت کی سے لی۔ ۱۹۲۱ء / ۱۳۴۰ھ میں فوت

ہوئے۔“

(تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان، جلد دوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء ص ۲۰)

پنجاب یونیورسٹی لائبریری شعبہ علوم شریعہ کے انسائیکلو پیڈیا کی کتب

نے ایک اہم کام یہ کیا کہ عملاً و فقلاً اسکے مقالات کا ایک مجموعہ ”مقالات یوم رضا“

کے عنوان سے مندرجہ ذیل تین حصوں پر شائع کیا۔

۱۔ مقالات یوم رضا : جلد اول، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

۲۔ مقالات یوم رضا : جلد دوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

۳۔ مقالات یوم رضا : جلد سوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

قاضی عبدالغنی مرحوم ایک عادت تھی کہ شہید ہونے کے بعد ان کے مجموعہ مقالات

نے امام احمد رضا پر کار کر کے ان کو بے راسخا کا کام کیا۔ وہ ایک سچے ہونے نوجوان



عالم تھے۔

پنجاب یونیورسٹی میں امام احمد رضا کے حالات و افکار پر جو کام ہو رہا ہے وہ تو بڑا ہے۔ یونیورسٹی کے فضلا اور اساتذہ نے بھی امام احمد رضا کے بارے میں اپنے تاثرات پیش کیے ہیں اور ان کے کلاسٹ علیہ کا اعتراف کیا ہے۔ ہم یہاں چند فضلا کے تاثرات پیش کرتے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کے سابق چانسلر علامہ عبداللہ بن عبدالحق نے ۲۷ جون ۱۹۶۵ء کو یوم رضا کے ایک اجلاس میں فرمایا :-

”جب دین کی قدروں کو نیچے گرایا جا رہا تھا اس وقت مولانا شاہ احمد رضا قادری آگے بڑھے اور انہوں نے دین کی قدروں کو ان کے صحیح مقام پر شہادت پیش کیا..... اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندگی کو مشعل راہ بنانا چاہیے“

(مقالات یوم رضا، جلد دوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۵ء ص ۱۷۰)  
پنجاب یونیورسٹی کے ایک اور دانشور چانسلر پروفیسر امتیاز علی صاحب امام احمد رضا کے بارے میں انہما خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

”حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی اپنے عہد کے جید عالم، مقبول لغت گو اور صدیق و مہربان علمی کتب و رسائل کے مصنف تھے، دینی علوم خصوصاً فقہ و حدیث پر موصوف کی نظر بڑی وسیع اور گہری تھی، فقہی مسائل میں ”فتاویٰ رضویہ“ ان کا بہت اہم علمی کارنامہ ہے۔ جنگ عظیم اول کے بعد انکی سیاست کے ہنگامہ نشینہ زور میں ترک مولانا احمد رضا کی بھرت کے خلاف حضرت مولانا بریلوی کے فتوے نیز مقدمہ قومیت کے بارے میں انتہائی بیانات، ان کی سیاسی بصیرت کا ثبوت ہیں۔“

(محمد ریاض حسینی، خیابان رضا، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء ص ۲۴)  
پنجاب یونیورسٹی انجینئرنگ کالج کے پرنسپل اور صدر شعبہ اردو پروفیسر

ڈاکٹر عبادت بریلوی امام احمد رضا کے بارے میں انہما خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

مولانا احمد رضا خاں بہت بڑے عالم دین، مفکر، سید عالم اور عاشق رسول تھے ان کا نام لکھنے سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ انہوں نے اپنی تصانیف سے علوم اسلامی میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔“

(محمد ریاض حسینی، خیابان رضا، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء ص ۱۷۱)

پنجاب یونیورسٹی کے دارالافتاء کے ہئمت سید عابد احمد علی مرحوم، امام احمد رضا کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :-

”میں علامہ کو دو گروہوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک وہ جو معنی اپنی عظمت و زنیہ کمال کو پہنچے ہیں اور دوسرے وہ جو فطری طور پر غیر معمولی اور عظیم اور طباع ہوئے ہیں جنہیں انگریزی میں GENIUS کہا جاتا ہے۔ میں سے نزدیک حضرت مولانا احمد رضا کا شمار اس دوسرے گروہ میں ہو گا۔“

(مقالات یوم رضا، جلد سوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۵ء ص ۱۷۱)

پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ دائرۃ المعارف الاسلامیہ کے صدر ڈاکٹر سید عبداللہ امام احمد رضا کے متعلق مندرجہ ذیل خیالات کا انہما فرماتے ہیں :-

”عالم، دینی قوم کا ذہن اور اس کی زبان ہوتا ہے اور وہ عالم جس کی فکر و نظر کا محور قرآن حکیم اور حدیث نبوی ہو۔ وہ ترجمان علم و حکمت، فقیہ حق و صداقت اور محسن انسانیت ہوتا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ حضرت مفتی شاہ احمد رضا خاں بریلوی بھی ایسے ہی عالم دین تھے تو یہ دنیا نہ ہو گا بلکہ حقیقت کا اعتراف ہو گا۔ وہ بلاشبہ جید عالم، متبحر حکیم، عبقری، فقیہ، صاحب نظر مفسر قرآن، عظیم محدث اور سحر بیان خلیف تھے مگر ان تمام درجات پر بھی بلند کران کا ایک درجہ ہے اور وہ ہے





- ۳۔ امام احمد رضا اور روم زائیت، الہام، بہاول
  - ۴۔ روم زائیت میں علامہ اہل سنت کا حجتہ، عینائے حرم، لاہور
  - ۵۔ اعلیٰ حضرت بریلوی، خصوصی مقالہ بطور تنقید، لاہور
- جامعہ نظامیہ کے ایک اور مستاذ ذی فضل و جان مولانا محمد صدیق ہزاروی نے امام احمد رضا سے متعلق مندرجہ ذیل کتب پیش کیں۔

- ۱۔ تعلیقات رضا، جلد اول، (طحاوی علی مدار المختار)، لاہور
  - ۲۔ تعلیقات رضا، جلد دوم، (تفسیر مدار التشریح)، لاہور
  - ۳۔ کنز الایمان تفسیر کی روشنی میں، لاہور ۱۹۸۹ء
- مندرجہ بالا کتب کے علاوہ مندرجہ ذیل مقالات پیش کئے۔

- ۱۔ مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علوم دینیہ کے { امروزی لاہور } ۳۴ جنوری ۱۹۴۹ء
- ۲۔ ”بکھر بکھراں اور عاشق رسول“ افق دہراچا، ۱۵ جنوری ۱۹۵۰ء
- ۳۔ ”امام احمد رضا خان بریلوی دینی اور علمی خدمات کے آئینے میں“

- ۴۔ مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی — علوم دینیہ کا
- کالج بکھراں، امروزی لاہور، ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۶ء

- ۵۔ مولانا احمد رضا بریلوی، ووقی نظریے کے منظم و علمبردار،
  - پاک جہدیت (لاہور) ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۶ء
- جامعہ نظامیہ کے ایک اور فاضل مولانا ممتاز احمد سیدی نے تنظیم المدارس پاکستان، وادج عالیہ مندرجہ ذیل عنوان پر ایک تحقیقی مقالہ لکھ دیا۔

”امام احمد رضا اور روم عیسائیت“

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ بریلوی میں ہستم جلد علامہ مفتی محمد عبد القیوم نراقی نے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا ہے جو امام احمد رضا کی تصانیف اور دیگر نگارشات کی تحقیق

دن، تخریج اور ترمیم کا کام انجام دے رہا ہے۔ چنانچہ اس ادارے نے امام احمد رضا کے مندرجہ ذیل رسائل کی تخریج کر کے دو مجلوں میں مرتب کیا جسے کراچی سے ادارہ اقیانوس، امام احمد رضا نے سن کر دیا۔ رسائل کا نام یہ ہیں۔

صدرالاعتقا، نفی الغنی، قرآننام، ہبی ایران، السور والعتاب، تم الدیان، اجازۃ النبیانی، البیہق۔

امام احمد رضا کی اہم عربی تصنیف ”دکفل الغنیۃ الفاسم“ کو پروفیسر حافظ محمد عبد الباقی صمدی سے پیرامندی کرا کے علامہ محمد عبد القیوم شرف قادری کے فاضلہ نے عربی مقدمہ کے ساتھ اس ادارے نے منسلک کیا۔ اس کے علاوہ قتادہ رضویہ کی جلد اول کو یہ ادارہ مطبعہ دارالرحمت، عربی عبارت ترجمے اور پیرامندی کے بعد شائع کر رہا ہے۔ یہ ادارہ امام احمد رضا پر تحقیق کرنے والوں کی علمی اعانت بھی کر رہا ہے۔

مکتبہ قادریہ

جامعہ نظامیہ میں مکتبہ قادریہ کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے جو عصرِ رولز سے اہل سنت کا لٹریچر شائع کر رہا ہے اور فروخت بھی کر رہا ہے اس ادارے کی اشاعتی خدمات بھی قابل ذکر ہیں۔

پاک، ومنہ کے دینی دارالعلوم اور اسلامی جامعات میں جو کام ہو رہا ہے وہ ایک الگ تحقیقی مقالے کا مستحق ہے، کوئی فیض اس طرف توجہ فرمائیں۔

پاکستان میں دارالعلوم امجدیہ (کراچی)، اور دارالعلوم نعیمیہ (کراچی) کے اساتذہ نے بھی امام احمد رضا پر کام کیا ہے۔ مفتی سید شہباز علی قادری نے سب سے پہلے امام احمد رضا کی عربی سوانح پیش کی جس کا عنوان ہے۔

”دعوت الائمہ“

یہ سوانح کراچی اور لاہور سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے فتاویٰ دوسے رضویہ کا فاضلہ مقدمہ لکھا اور امام احمد رضا کے متعدد رسائل مرقن کئے۔ جو کراچی اور لاہور سے شائع ہو گئے۔ مولانا جمیل احمد نعیمی، مولانا محمد اعظم نعیمی، مولانا غلام رسول سیدی نے بھی امام احمد رضا پر مقالات لکھے ہیں، چار دن حضرات کا تعلق اس وقت دارالعلوم نعیمیہ (کراچی) سے ہے۔

## قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

قائد اعظم یونیورسٹی کے ایک فاضل استاد ڈاکٹر خواجہ معین الدین جیل، امام احمد رضا کے بارے میں اپنے تاثرات قلم بند کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

مولانا احمد رضا خان کی عظیم شخصیت سے بھلا کون واقف نہیں، انہوں نے اپنے دور میں اپنے حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں، وہ ہماری قی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گے۔

(محمد مرید احمد چشتی، خیابان رضا، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء، ص ۱۱۵)

جناب نجیب احمد صاحب جو نیئر، ریسرچ اسٹنٹ شیخ تاریخ، قائد اعظم یونیورسٹی امام احمد رضا کے متبعین اور ہم فکر اور ہم عقیدہ علمائے اہل سنت کی سیاسی و مذہبی تنظیم پر مندرجہ ذیل عنوان سے ایم۔ فل کے لیے تحقیق کر رہے ہیں :-  
”وجہیہ علماء پاکستان“

(۱۹۶۸ء سے ۱۹۶۹ء تک)

## بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ

بلوچستان یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر اور مشہور اسکالر پروفیسر کرامت حسین صاحب امام احمد رضا کے بارے میں انہیں خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں :-

میں ان کی شخصیت سے اسوجہ سے متاثر ہوں کہ انہوں نے علم و عمل میں شوق رسول کو وہ مرکزی مقام دیا ہے جس کے بغیر تمام دین جسیرہ بہ روح کی مانند ہے۔“

## علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے شیخ نبی دی سائنس کے پروفیسر براہین صاحب امام احمد رضا سے متاثر نظر آتے ہیں موصوفتے حمیس پرانہ کی عمر ریاضی سے متعلق ایک کتاب (مطبوعہ لندن ۱۹۸۸ء) کے اردو ترجمے پر امام احمد رضا کے حواشی کا جائزہ لیتے ہوئے مندرجہ ذیل عنوان پر ایک مقالہ قلم بند کیا ہے :-

”رسالہ در علم لوگائٹم کے چند حواشی“

(مجموعہ معارف رضا، کراچی ۱۹۸۸ء، ص ۲۰-۲۲)

پروفیسر موصوفت اس مقالے کا آغاز اس طرح کرتے ہیں :-  
”امام احمد رضا کو کم و بیش پچیس علوم پر دسترس حاصل تھی ان میں سے تقریباً ۳۴ علوم و فنون انہوں نے ذاتی مطالعہ سے حاصل کئے۔ علم ریاضی میں ان کی حیثیت قلم سے روئی ڈاکٹر الدین بہار کی کی مرتب کردہ فہرست تفصیلات معلومت میں بیہتر کا نقل علم ریاضی سے ہے۔“ (معارف رضا، ص ۲۰)

راقم کے نام ایک مکتوب میں پروفیسر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

”میرا اپنا ذاتی خیال ہے کہ ریاضی کے میدان میں اعلیٰ حضرت کا مقام بہت بلند ہے۔“

(مکتوب تحریر ۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

پروفیسر ابراہیم صاحب ”فوز مبین و رد حرکت زمین“ پر کلام کر رہے ہیں تاکہ مغربی دنیا میں امام احمد رضا کے اس علمی کارنامہ کو تلفات کر لیا جائے۔ پروفیسر موصوفت نے مندرجہ بالا مقالہ کے علاوہ مندرجہ ذیل مقالات بھی قلمبند کئے ہیں،

۱۔ استخراج لوغائٹات اور اعلیٰ حضرت - (معارف رضا ۱۹۸۲ء، ص ۲۰۹)

۲۔ امام احمد رضا کا مقدمہ فوز مبین - (معارف رضا ۱۹۸۵ء، ص ۸۹)

۳۳ امام احمد رضا ایک ماہر علم ریاضی کی حیثیت سے - (معارف رضا، ۱۹۸۸ء، ص ۱۳۹)  
 ۳۴ امام اہل سنت کا نظریہ تہذیبیہ - (معارف رضا، ۱۹۸۸ء، ص ۸۱)

## ہندوستان

### مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

مسلم یونیورسٹی کے صدر شیخ علی اور ڈین فیکلٹی آف آرٹس ڈاکٹر  
 مختار الدین احمد آرزو نے امام احمد رضا پر ایک مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :-

”امام احمد کا تحقیقی جائزہ“

یہ مقالہ ہفتامہ المیزان (دبئی) کے امام احمد رضا نمبر (مارچ ۱۹۶۶ء) میں شائع  
 ہوا۔ (ص ۳۳۱-۳۳۶)۔ اسی یونیورسٹی کے ایک فائنل ڈاکٹر فاضل لکھتے ہیں :

”وہ آپ ہی جیسے ستودہ صفات سے متصف انسان کے لئے بجا طور

پر مشاعر مشرق علامہ اقبال کا یہ شعر پڑھا جا سکتا ہے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے

بڑی شکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و درپیدا

آپ اپنی متنوع حیثیات سے منفرد تھے اور آپ کی بہتی کوصفات حسنہ

کی جامع شخصیت کہا جا سکتا ہے لہذا آپ کے بارے میں غار فرس

کھنڈنے کا ارادہ کوئی معمولی کام نہیں۔ اگر آپ کے حالات زندگی،

مشاغل حیات اور عملی کارناموں وغیرہ پر کوئی اکیڈمی لگن کے ساتھ

کام کرے تو تحقیق کا کچھ حق اور اہم سکتا ہے۔“

المیزان (دبئی) امام احمد رضا نمبر (مارچ ۱۹۶۶ء، ص ۴۵)

مسلم یونیورسٹی کے ایک اور ممتاز ڈاکٹر نسیم قریشی نے بھی امام احمد رضا

بہت سے مقالے لکھے ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں :-  
 ۱۔ امام احمد رضا کی شخصیت کا جائزہ  
 ۲۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۳۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۴۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۵۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۶۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۷۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۸۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۹۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۱۰۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۱۱۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۱۲۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۱۳۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۱۴۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۱۵۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۱۶۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۱۷۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۱۸۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۱۹۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۲۰۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۲۱۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۲۲۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۲۳۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۲۴۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۲۵۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۲۶۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۲۷۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۲۸۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۲۹۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۳۰۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۳۱۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۳۲۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۳۳۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۳۴۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۳۵۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۳۶۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۳۷۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۳۸۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۳۹۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۴۰۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۴۱۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۴۲۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۴۳۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۴۴۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۴۵۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۴۶۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۴۷۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۴۸۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۴۹۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۵۰۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۵۱۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۵۲۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۵۳۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۵۴۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۵۵۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۵۶۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۵۷۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۵۸۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۵۹۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۶۰۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۶۱۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۶۲۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۶۳۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۶۴۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۶۵۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۶۶۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۶۷۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۶۸۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۶۹۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۷۰۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۷۱۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۷۲۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۷۳۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۷۴۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۷۵۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۷۶۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۷۷۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۷۸۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۷۹۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۸۰۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۸۱۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۸۲۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۸۳۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۸۴۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۸۵۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۸۶۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۸۷۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۸۸۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۸۹۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۹۰۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۹۱۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۹۲۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۹۳۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۹۴۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۹۵۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۹۶۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۹۷۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۹۸۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۹۹۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ  
 ۱۰۰۔ امام احمد رضا کی علمی شخصیت کا جائزہ





دولے جیتے ہیں۔ اور اسی طرح معارفِ رضا (کرچی) ۱۹۸۹ء میں پروفیسر محمد الہی قادری صاحب کا ایک تحقیقی مقالہ شائع ہوا ہے۔ شاہد صاحب نے اپنے پیش قیمت مقالے میں اس کا بھی حوالہ دیا ہے۔

(مکتوب مؤرخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء از علی گڑھ)

### لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ

لکھنؤ یونیورسٹی کے ڈاکٹر ملک زادہ منظور نے امام احمد رضا پر اٹھارہ خیال کرتے ہوئے لکھا ہے :-  
دو گرد و غبار سے آئینوں کو صاف کرنا اور پھر اسے ایسی جگہ پر رکھ دینا کہ صورتیں حقیقی بھی ہوں اور خوبصورت بھی، یہ محض فنکار کے بس کی بات نہیں بلکہ اس کے لیے احمد رضا خاں صاحب جیسے حکیم امت کی ضرورت پیش آیا کرتا ہے جو قطرین دیا کا جلوہ اس طرح دیکھ سکے کہ دونوں کی انفرادیت بھی برقرار رہے اور دونوں ایک دوسرے کا جزو لاینفک بھی معلوم ہوں۔

المیزان، دہلی، امام احمد رضا نمبر ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰

### روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی

پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :-

”ابھی جب میں بریلی گیا تو معلوم ہوا کہ روہیل کھنڈ یونیورسٹی سے ایک طالب علم نے (غالباً نام نکت یا زہت ہے) مولانا حسن رضا خاں بریلی کی شاعری پر پی۔ ایچ۔ ڈی کیا ہے جس کے نگران ڈاکٹر لطیف حسین ادیب بریلی تھے۔“

(مکتوب محررہ ۱۶ جولائی ۱۹۸۸ء)

مولانا حسن رضا خاں، مرزا داغ دہلوی کے ارشد تلامذہ میں تھے اور امام احمد رضا خاں کے چھوٹے بھائی۔۔۔۔۔ لغتیں شاعری میں ان کے استاذ امام احمد رضا خاں تھے اس لئے حسن رضا کا تذکرہ امام احمد رضا کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں۔

”ماہنامہ سنی دنیا“ کے مدیر اعلیٰ مولانا عبدالنعیم عزیزی (ایم۔ اے علیک) امام احمد رضا کی اردو نثر پر روہیل کھنڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کا رجسٹریشن عقیقہ ہوسٹے والا ہے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

### پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ

پٹنہ یونیورسٹی سے ڈاکٹر، حسن رضا خاں نے امام احمد رضا کی فقہیت پر ۱۹۷۹ء میں ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ ان کا مقالہ ”قیامہ اسلام“ کے عنوان سے ۱۹۸۱ء میں اردو آباد میں چھپا اور اسلامی اعلیٰ کیشن سنٹر، پٹنہ نے شائع کیا۔ یہ مقالہ ۳۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور آٹھ ابواب پر پھیلا ہوا ہے جن کی تفصیل یہ ہے :-

الباب الاول	ہندوستان میں فقہ اسلام کا ارتقا
الباب الثانی	تیرھویں صدی ہجری میں ہندوستان میں فقہ اسلامی کی ترقی
الباب الثالث	مکاتیب فقہ اسلامی اور اعلیٰ حضرت کا دور
الباب الرابع	ابتدائی زندگی، تعلیم اور اساتذہ



الباب الخامس	احوال و آثار
الباب السادس	معاصرین، تلامذہ اور متبعین
الباب السابع	فقہ اسلامی میں اعلیٰ حضرت کی خدمات
الباب الثامن	کتابیات

اس مقالے کے مطالعہ سے امام احمد رضا کے مقام فقہانیت کا قیاس ممکن ہے۔  
ہندوستان میں امام احمد رضا پر یہ پہلی کامیاب و دقیقہ کوکشن ہے اور  
قابل مطالعہ۔

### گورکھپور یونیورسٹی، گورکھپور

گورکھپور یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کے استاذ ڈاکٹر اسلام سندی نے  
امام احمد رضا پر ایک مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :-  
”مذہبی شاعری میں صداقت کے عناصر“

یہ مقالہ المیزان (امام احمد رضا نمبر) میں شامل ہے (ص ۴۶۳-۴۶۶) اس  
میں ڈاکٹر سندی لکھتے ہیں :-

”مگر جہاں تک امام احمد رضا کی شاعری کا تعلق ہے وہ رسمی یا روایتی  
نہیں ہے۔ آپ کو مذہب سے زبردست علاقہ تھا۔ آپ کو بزرگانِ دین  
سے عقیدت تھی۔ آپ حبِ رسول میں غرق تھے اسلئے انہی شاعری  
میں صداقت موجود ہے۔ انہی شقیقت اور شاعری میں فاصلہ نہیں ہے  
بلکہ آپ کی شقیقت آپ کی شاعری ہے اور آپ کی شاعری آپ کی  
شقیقت۔ شقیقت اور شاعری میں اس قدر گہری ہم آہنگی اُردو  
کے چند ہی شعرا کے ہاں ملے گی۔“

(المیزان، امام احمد رضا نمبر، ص ۴۶۶)

گورکھپور یونیورسٹی کے ڈاکٹر رفیع الدین نے اُردو کی نعتیہ شاعری پر ایک نظر

یہ کتاب لکھی ہے اس میں امام احمد رضا کا ذکر ہے۔

### بڑودہ یونیورسٹی بڑودہ

بڑودہ یونیورسٹی کے ڈاکٹر حیدر شرف نے مندرجہ ذیل عنوان پر ایک مقالہ  
لکھا ہے :-

”امام احمد رضا کی اُردو فارسی شاعری“

یہ مقالہ ”المیزان“ کے امام احمد رضا نمبر میں شامل ہے (ص ۴۵۵-۴۶۲)  
اس میں ایک جگہ لکھتے ہیں :-

”وہ ایک ایسا شخص جس نے معقولات و منقولات کی اکثر اصناف میں اپنی  
بُندنی فکر، جرأتِ ذہن اور ندرتِ وجہت کا ثبوت دیا ہوا اور  
جن کی تصانیف سیکڑوں کی تعداد میں پہنچی ہوں، اس سے یہ ظاہر  
ہے کہ وہ شاعری کے لاکھوں سے بھی پوری مدت عہدہ بڑھوسکتا  
ہے، عجائبات میں سے ہے۔ ایسی ضرب ایک شقیقت اور نظر  
آتی ہے جس نے علوم معقولات میں زہن کی زنا کرنے کا وجود  
شاعری کا ایک بکمال نمونہ چھوڑا ہے۔ اگرچہ ضخامت کے اعتبار  
سے بہت سی کہ ہے اور وہ ہے عہدِ عرب کی رباعیات فن اور  
فکر کا مکمل نمونہ ہیں، لیکن امام احمد رضا کے حالات اور ان کے  
عملی کارناموں کا احاطہ کرنا ایسا ہے تو ان کے مقابل عمر خیرام کو نہیں  
لیا جاسکتا۔“

(المیزان، امام احمد رضا نمبر، ص ۴۵۵-۴۵۶)

### جبلپور یونیورسٹی، جبل پور

جبل پور یونیورسٹی میں ایک ریسرچ اسکالر آنسہ ظہیرہ قادری امام احمد رضا کا

کی تشبیہ شاعری پر اپنی لکھی کردہ ہی ہیں اس کی اصلاح موصوف کے جبراً یعنی محمد بن عبد الوہاب  
جہاں پوری نے ایک مکتوب میں دی تھی۔ مقالہ منورہ زیر تہذیب و تہذیب  
(اشکوس بعض مواضع کی وجہ سے وہ مقالہ مکمل نہ کر سکیں)

### کلکتہ یونیورسٹی کلکتہ

پروفیسر شاہراہ اختر حبیبی، استاد شعبہ اردو، بنگلی ٹیچنگ کالج، بنگلی دھارت،  
کلکتہ ریفرنس سے امام احمد رضا کی اردو شاعری پر ڈاکٹر ٹیچ کر رہے ہیں۔

### عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد دکن

جناب پروفیسر حافظ محمد سعید الدین صاحب (شعبہ عربی) اور پروفیسر کالج  
حیدرآباد دکن عثمانیہ یونیورسٹی سے امام احمد رضا کی عربی شاعری پر ایم۔ فل  
کر رہے ہیں۔

### دارالعلوم ندوۃ العلماء کلکتہ

ناظم ندوۃ العلماء مولانا ابوالحسن علی ندوی اپنے والد محترم عبدالحی کلکتہ کی مرحوم کی عربی  
تصنیف "نرسہ الخواطر" کی تصویب جلد کو نکال کر دیا ہے اس میں موصوف نے امام احمد رضا  
کے متعلق تعریفی اور تنقیدی کلمات کہے ہیں۔ ایک جگہ موصوف لکھتے ہیں:-  
(ترجمہ عربی)

"علمائے ہجرت سے بعض فقہی اور کلامی مسائل میں مذاکرہ و تبادلہ خیالات  
کیا۔ عربین کے آئینے قیام میں انہوں نے بعض مسائل لکھے اور علمائے  
حسین کے پاس لائے ہوئے سوالات کے جواب دیئے  
وہ حضرات آپ کے ذریعہ علم، فقہی متون و اختلافی مسائل پر وقت نظر  
و وسعت معلومات، شریعت کرم اور ذکاوت طبع سے حیران رہ گئے"  
(نرسہ الخواطر، جلد ثامن، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۷ء)

### جامعہ ملیہ دہلی

جامعہ ملیہ کے بانی مولانا محمد علی جوہر امام احمد رضا کے عقیدت رکھتے تھے مگر  
تحریک خلافت کے سلسلے میں دونوں میں نظر باقی اختلافات تھا۔ مولانا محمد علی نے  
۱۴ مارچ ۱۹۲۰ء (بینی شمارہ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۰ء) میں بقول مولانا اسد نظامی  
اچھے تاثرات کا اظہار کیا ہے، مولانا محمد علی جوہر، مولانا عبد الباقی فرنگی علی کے  
میرے تھے۔

جامعہ ملیہ کے شعبہ تاریخ کے ایک استاد سید جمال الدین نے ۱۹۶۹ء میں  
انگریزی میں ایک مقالہ لکھا تھا جس کا عنوان ہے:-

"تحریک خلافت و تحریک ترک مولات اور بریلوی حضرات"

اس میں انہوں نے امام احمد رضا کے بارے میں بھی اظہار خیال کیا ہے۔ ایک جگہ  
دیکھتے ہیں:-

(ترجمہ انگریزی) انہوں نے قبروں کو سجدہ کرنے سے منع کیا، انہوں نے  
(بڑی کسی جواز کے) قبروں پر چراغاں کو دفنوں پر چھڑا دیا۔ انہوں نے عورتوں  
کو قبروں پر جلنے سے روکا۔ انہوں نے فرمایا کہ مرشد کو عالم شریعت ہونا چاہیے  
و نہ وہ ادا و فواہی سے عدم واقفیت کی بنا پر مگر ہاں جو سکتا ہے۔ انہوں

نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مذاہبات میں برعاضری کے وقت زائر کو طواف  
سجدہ سے رکاوٹ ہے لیکن شاہ اسماعیل دہلوی اور ان کے متبعین کے اپنے  
خیال سے ان کے خلاف جس کو وہ گھر خیال کرتے تھے ان کی جنگ بہت شدید  
تھی۔ (مقالہ نمائندہ کاپی، محکمہ راقم، ص ۸)

جامعہ علیہ کے ایک اور استاد اور مدیر مروجہ اسکالر مفتی محمد محمود احمد نے بھی امام  
احمد رضا کی طرف توجہ کی ہے۔ ان کے استنادا لاساتذہ میں مولوی انور شاہ کاشمیری،  
مولوی سید رحمانی اور مولوی حسین احمد دیوبند کی وغیرہ ہیں۔ جب موصوف نے  
راقم کی تائید :-

”فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں“

(مطبوعہ لاہور ۱۹۰۷ء) مطالعہ کی تو ایک مکتوب میں لکھا :-

”سنا میں نے بھی یہی تھا کہ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب  
رحمۃ اللہ علیہ بہت محنت مزلتے اور کثرت پس کے تھے۔ موصوف کے  
بارے میں، میں صرف اتنا جانتا ہوں، ان کا غائبیہ احترام ضرور  
میں تھا لیکن علمائے دیوبند سے علمیت اور فقہیت میں ان کا درجہ  
کم سمجھتا تھا۔ آج میں نے آپ کا تحقیقی مقالہ باقی نام و اہمال پڑھ لیا تو ساری  
غلط فہمیوں کے پردوں کو زائل ہوتا دیکھ کر خوشی ہوئی۔“

۱ مکتوب مجروحہ ۳ جنوری ۱۹۰۷ء بنام راقم المحدث

اسی مکتوب میں ایک اور جگہ لکھتے ہیں :-

حقیقت یہ ہے کہ آپ میں وہ خوبیاں پائی جاتی تھیں کہ آپ کو ”مجدد  
ماہنامہ الحاضر“ کہا جاتا۔ بیشک مولانا احمد رضا خان صاحب ایک عظیم القدر  
والفرد عالم باکمال تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر وہ صفات عالیہ  
و دلالت کی تھیں جن کی اس زمانے میں ضرورت تھی۔ عقل حیران و پریشان  
ہے کہ معاصرین علماء دیوبند نے آپ کی شخصیت کو کس بے ودی، احسان

نرموشی اور غیر عالمانہ انداز میں قصور گماں میں کر دیں۔ میں نے م. ی. حسین احمد  
صاحب مدنی کی تصنیفات اور مکتوبات وغیرہ پڑھے ہیں۔ یہ بہت  
کتاب لاشعاب اشواق میں آپ نے جس غیر عالمانہ انداز میں بحث  
فرمائی ہے وہ شاہان عالم ہرگز نہیں۔  
(مکتوب مجروحہ ۳ جنوری ۱۹۰۷ء)

### الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

جامعہ اشرفیہ میں چند فعال نوجوان امام احمد رضا پر کام کر رہے ہیں۔ اس جامعہ  
کے ایک استاد مولانا محمد حسین اختر مصباحی نے ایک کتاب مندرجہ ذیل عنوان سے  
لکھی ہے :-

”امام احمد رضا اباب علم و دانش کی نظر میں“

(مطبوعہ الرآباد، ۱۹۰۷ء)

اس کتاب میں انہوں نے علم و دھرم کے بہت سے فضائل کے ثمرات جمع کئے  
ہیں اور اس پر امام احمد رضا کا ایک دلچسپ تعارف لکھا ہے۔ اس کتاب کے علاوہ  
موصوف نے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے :-

”امام احمد رضا اور تہذیب و تمدن“

یہ کتاب مختصر بی شائع ہونے والی ہے۔ جامعہ اشرفیہ کے ایک اور استاد  
مولانا افتخار احمد قادری نے امام احمد رضا کے مندرجہ ذیل رسالے کو عربی میں منتقل کیا ہے  
اور اس پر عربی میں امام احمد رضا کے حالات و انکار کا اضافہ کیا ہے۔

”الفضل الوسیع“ معنی اذاح الحدیث نمونہ ہی

(۱۳۱۳ھ)

یہ رسالہ مرکزی مجلس رضائے ۱۹۰۷ء میں لاہور سے شائع کیا ہے۔

ایک اور اہم کام جو یہ ادارہ کر رہا ہے امام احمد رضا کے حاشیہ شامی کی تدوین ہے یہ حاشیہ عربی میں ہے عنوان ہے:-

جد المبتار سے رد المحتار

یہ حاشیہ پانچ جلدوں میں ہے۔ اس کا پہلا حصہ حیدر آباد دکن میں زیر طباعت ہے اس میں جامعہ اشرفیہ کے فضلاء نے امام احمد رضا کے فقہی مقام جد المبتار کی خصوصیات، علامہ شامی کے حالات، امام احمد رضا کی مختصر سوانح وغیرہ کا اضافہ کیا ہے۔ اس کاوش میں مولانا محمد احمد مصباحی، مولانا عبدالمسین نعمانی اور مولانا افتخار احمد قادری کا نمایاں کردار ہے۔

راقم الحروف کی تالیف:-

۱۔ "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں"

کا چھٹا ایڈیشن ۱۹۸۱ء میں الہ آباد سے چھپ کر جامعہ اشرفیہ سے شائع ہوا۔ اس پر جامعہ کے رکن مولانا محمد احمد مصباحی نے تعارف لکھا ہے۔ جامعہ اشرفیہ کے ایک اور فاضل مولانا عبدالمسین نعمانی مندرجہ ذیل کتابیں تدوین کر رہے ہیں:-

۱۔ ارشادات اعلیٰ حضرت ۲۔ تصنیفات امام احمد رضا

جامعہ کے فضلاء و اساتذہ تو کام کر رہے ہیں، طلبہ میں بھی جذبے کی کمی نہیں بعض طلبہ نے محدود وسائل کے باوجود امام احمد رضا کے مندرجہ ذیل رسائل شائع کرائے ہیں:-

۱۔ المنہ یومئذ الخلیف ابی العرش والردیۃ (۱۳۰۲ھ) (جماعت ٹاٹ، مطبوعہ الہ آباد ۱۹۷۶ء)

۲۔ المصمم علی مشکک فی آیتہ علوم الارحام (۱۳۱۵ھ) (جماعت ٹاٹ)

۳۔ پدر الاثر فی انوار الاثار (۱۳۲۳ھ) (جماعت ٹاٹ) مطبوعہ الہ آباد ۱۹۷۶ء

۴۔ صفائح الخیمن نے کون امتصاح، بکلی الہدیین (۱۳۰۶ھ) (جماعت راجہ) مطبوعہ الہ آباد ۱۹۷۶ء

۵۔ خیر الممال فی حکم الکب والسوال (۱۳۱۸ھ) (جماعت خامہ) مطبوعہ الہ آباد ۱۹۷۶ء

۶۔ صلات الصفاۃ فی نور المصطفیٰ (۱۳۲۹ھ) (جماعت خامہ) مطبوعہ الہ آباد ۱۹۷۶ء

۷۔ اساء الاربعین نے سید الجوبین (۱۳۰۵ھ) (جماعت خامہ) مطبوعہ الہ آباد ۱۹۷۶ء

۸۔ وشاح الجید نے تحفیل معانقہ العید (۱۳۱۲ھ) (جماعت خامہ) مطبوعہ الہ آباد ۱۹۷۶ء (ترتیب و تخیل محمد احمد اعظمی)

مندرجہ بالا رسائل کے علاوہ حقوق اولاد، حقوق والدین، خلافت صدیق و علی رضی اللہ عنہما تحقیق ملائکہ، ذبیحہ اولیاء وغیرہ مختلف موضوعات سے متعلق امام احمد رضا کے رسائل جامعہ اشرفیہ نے شائع کئے ہیں۔ اس جامعہ کے استاد اور طلبہ امام احمد رضا کی اقلیمات دور افکار کی شاعت میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں۔ اس جامعہ کے رکن علامہ محمد احمد مصباحی نے امام احمد رضا کے حالات پر عربی میں ایک مقالہ قلمبند کیا جو ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد کے سہ ماہی عربی مجلہ الدراسات الاسلامیہ کے شمارے مارچ اپریل ۱۹۸۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔

مولانا محمد احمد مصباحی نے "امام احمد رضا اور تصوف" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے جو ۱۹۸۸ء میں ہندوستان سے اور ۱۹۸۹ء میں پاکستان سے شائع ہو گئی ہے۔

مولانا سراج احمد قادری (پرنسپل مدرسہ زینت الاسلام، امرودھا، کانپور) بھی "امام احمد رضا کی علوم جدیدہ میں مہارت" پر ڈاکٹریٹ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب محمد افتخار احمد صاحب (کدوی، آندھرا پردیش) امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کرنا چاہتے ہیں۔

## جواہر لال نہرو یونیورسٹی، بھارت

جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے ایک سینئر ریڈر ڈاکٹر فیضان اللہ فاروقی کا ایک تحقیقی مقالہ سہ ماہی ثقافتہ (ہند) آزاد بھون، نئی دہلی سے قسط وار شائع ہونے والا ہے۔ اس مقالے میں امام احمد رضا کی شخصیت پر کافی مواد ہے۔ علامہ مفتی محمد حکیم احمد صاحب شاہی امام مسجد فتحپوری، دہلی نے امام احمد رضا کے بارے میں ڈاکٹر فیضان اللہ فاروقی کے تاثرات کا ان کے اپنے الفاظ میں اس طرح ذکر فرمایا ہے۔

میں نے مولانا احمد رضا خاں کی تصانیف اور تالیفات کو غور سے پڑھا ہے اور میرے مقالے میں اس عظیم شخصیت پر کافی کام موجود ہے۔ مولانا بریلوی کا فقہی تبحر اور منقولات و مقولات میں یکساں مہارت اور اس کا حسین امتزاج جتنا کہ اس کے اس کے نظیر میں نہیں ملتی۔ میں تو خود ان کے عہد و فنس کا معترف ہوں۔  
مکتوب مؤرخہ، زمزم پبلشرز، اردو بلیٹ نام راقم، لاہور،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

جا

## حالات افکار و اصلاحی کارناما

تحقیقی مقالو

برائے

پی۔ ایچ۔ ڈی دگری

سنٹر یونیورسٹی جامشورو

نگران

پروفیسر ڈاکٹر مرد علی قادری

دین فیکلٹی آف آرٹس

سنٹر یونیورسٹی جامشورو

مقالہ نگار

حافظ عبدالباری میمن

(ایچ ای) (معارف اسلامیہ)

(ایچ ای) (عربی)

## امریکہ

کیلیفورنیا یونیورسٹی، برکلی

کیلیفورنیا یونیورسٹی کے شیعہ تاریخ کی فاضلہ ڈاکٹر باربرا شکاف نے ۱۹۹۱ء میں انگریزی میں ایک کتاب لکھی تھی جس کا عنوان تھا :-

”مندرستان میں مذہبی قیادت ۱۸۹۰ء تا ۱۹۰۰ء“

اس کتاب کے ایک باب میں موصوفہ نے امام احمد رضا کا ذکر کیا ہے، موصوفہ کے سامنے مطلوبہ مواد نہ تھا اس لئے انہوں نے بعض مقامات پر حقیقی غلطیاں کی ہیں۔ پھر بھی جو کچھ لکھا ہے قابل مطالعہ ہے وہ ایک عظیم کلمتی ہیں :-

(ترجمہ انگریزی)

”وہ حیات کو پسند کیا کرتے تھے، درجب وہ باہر آتے تھے تو لوگ ان کو ہاتھ لگانے کے لئے چلتے تھے، کوئی ان کا ہاتھ چومتا تھا اور کوئی پیر..... احمد رضا نے ایک سرپرست کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کیا۔ ان کا کردار اہل دیوبند کے کردار سے مختلف رہا چونکہ علمائے دیوبند کے پاس انعام و اکرام تقسیم کرنے کے ذرائع نہ تھے اور نہ ان کی طبیعت کا میلان ہی اس طرف تھا برخلاف ان کے احمد رضا عید پر اسٹن طلبہ کو کھٹے دیا کرتے تھے، سبھی تقریب میں ان کی دعوتیں کرتے..... ان کے ارد گرد ہندوستان کے بہت سے طلبہ جمع تھے“ (فوٹو اسٹیٹ کاپی، ملوکہ راقم الحروف)

## کولمبیا یونیورسٹی، نیویارک

تاریخ ہندوستان کی ایک ہندو طالبہ اوشا سنیاں کولمبیا یونیورسٹی سے  
— — — ”بریلوی تحریک“ پر ڈاکٹریٹ کر رہی ہیں۔ ان کے مقالے

کا عنوان ہے: A History of the Berelwi

Movement in British India

1900 - 1947

موصوفہ نے ۱۹۸۵ء میں چکاگو میں مطالعہ ہندوستان کے ادارے پر

”امریکی ادارہ برائے ہندوستان مطالعات“

میں مقالے کا خاکہ پیش کیا۔ جو ۱۹۸۲ء میں منظور ہوا۔ اس ادارے کے مالی تعاون  
سے یونیورسٹی مذکور کے شعبہ تاریخ سے اوشا سنیاں ڈاکٹریٹ کر رہی ہیں۔  
۱۹۸۶ء اور ۱۹۸۷ء میں ہندوستان اور پاکستان کا تفصیلی دورہ کر کے انہوں  
نے مواد حاصل کیا ہے اور اب وہ امریکہ میں تحقیق کر رہی ہیں۔ انہوں نے

ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ وہ یہ تحقیقی مقالہ ۱۹۹۰ء تک مکمل کر لیں گی۔ فاضلہ موصوفہ  
مکرمش میں ایک بین الاقوامی سیمینار میں شرکت کے لئے گئی تھیں جہاں انہوں نے اپنے  
مقالے کا تعارف کرایا۔ ————— حال ہی میں موصوفہ نے اطلاع دی ہے کہ

ان کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری مل گئی ہے

## افریقہ

### ڈربے یونیورسٹی، ڈربن

پروفیسر ڈاکٹر حبیب الحق ندوی (صدر شعبہ اسلامیات شریعت) نے اٹھائیس اور  
اسیس صدی میں لکھنے والی اسلامی تجدیدی تحریکوں کا ایک تحقیقی مقالے میں  
تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ عنوان ہے :-

Islamic Resurgent

Movements etc (Durban : 1987)

یہ کتاب رضا اکیڈمی، ڈربن کے ڈائریکٹر مولانا عبد الہادی کی غیبت سے طی  
۸۰ صفحات کی اس کتاب میں امام احمد رضا کا کئی مقامات پر ذکر کیا ہے مگر ان  
کے ساتھ انصاف نہ کیا جاسکا، بغا پر وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ فیاض مطلق کو ضروری  
مواد نہ مل سکا۔ پھر یہی انہوں نے امام احمد رضا کے پیچہ پیچہ واقعات ”ماہ و سال“  
کے عنوان سے پیش کئے ہیں۔ (ص ۳۵۰-۳۴۷) اس کے علاوہ امام احمد رضا کی فقہ  
پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ (ص ۳۲۸) —





## انگلستان

لندن یونیورسٹی، لندن

لندن یونیورسٹی کے شعبہ اعلیٰ تعلیم کے صدر پروفیسر ڈاکٹر حفیظ اختر فاطمی نے ایک بڑا کام یہ کیا کہ ۱۹۷۴ء میں امام احمد رضا کے اردو ترجمہ قرآن کو انگریزی میں منتقل کیا۔ یہ کام انہوں نے کویٹ یونیورسٹی کے زمانہ قیام میں کیا تھا۔ یہ ترجمہ لاہور اور انگلستان سے شائع ہونے پر پروفیسر موصوفی ۱۹۸۰ء میں پاکستان آئے تھے۔ کراچی میں راقم کی ان سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو انہوں نے فرمایا کہ جب میں ترجمہ مکمل کر چکا تو ایک عیسائی فاضل سے ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ میں اسلام کا مطالعہ کر رہا ہوں، تورات پر کیم کے بہت سے انگریزی ترجمے دیکھے مگر دل کو اطمینان نہیں ہوا۔ پروفیسر صاحب نے جواب فرمایا کہ میں نے ایک ترجمہ کیا ہے اسکو بھی پڑھیں۔ چنانچہ مسودہ اسکو دے دیا گیا۔ جب وہ عیسائی فاضل یہ ترجمہ پڑھ چکا تو اتنا متاثر ہوا کہ شرف باسلام ہو گیا۔

ڈاکٹر فاطمی صاحب امام احمد رضا کی تصانیف الدولۃ المکیۃ، حسانہ الرحمن اور کفیل الفقہہ کی روشنی میں انگریزی میں متعویحات لکھ رہے ہیں ایک نیا دین اسلام کا تصور علم، کتاب صورت میں شائع ہو چکا ہے۔

نیوکاسل یونیورسٹی، نیوکاسل

نیوکاسل یونیورسٹی کے ایک فاضل پروفیسر غیاث الدین قریشی نے ایک اہم کام یہ کیا

ام احمد رضا کے مشہور اسلام کے ۱۹۹ اشار کا انگریزی ترجمہ منظوم ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ ان اضافوں کے ساتھ لاہور سے شائع ہو گیا ہے۔ پروفیسر صاحب دوسرا کام کر رہے ہیں کہ ملفوظات اعلیٰ حضرت کو انگریزی میں منتقل کر رہے ہیں چنانچہ وہ ایک وقت میں مکنت ہیں:-

”میں نے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب کے ملفوظات کے پہلے حصہ کا ترجمہ کرنا شروع کیا ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ترجمہ اہل علم و بصیرت کی نظر میں معیاری ثابت ہو“

(مکتوب پروفیسر مارچ ۱۹۸۰ء بنام راقم الحروف)

پروفیسر صاحب نے امام احمد رضا کی شاعری پر ایک مضمون لکھا تھا جو انہارٹری سیج انٹرنیشنل وکراجی شمارہ مئی ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا۔ میں شائع ہو چکا ہے اس میں وہ ایک جگہ لکھتے ہیں:-

(ترجمہ انگریزی)

”شریعت سہلہ مد کے صرف حنفی مکتبہ کے مسائل میں انہوں نے جس ذہن رسا کا ثبوت دیا ہے اس سے وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کو فضل و کمال کی بلند ترین سند پر بٹھایا جائے وہ جو درست طبع اور درست علم کے مالک تھے۔ ان کی نگاہ کی تیزی اور صفائی ایک عظیم ذہن کی خاص علامت ہے۔“

(دبئی سیج انٹرنیشنل، مئی ۱۹۸۱ء، ص ۴۴)

پروفیسر غیاث الدین قریشی امام احمد رضا کی کتاب ”تہذیب ایمان“ بابت قرآن کو انگریزی میں منتقل کیا ہے۔ وہ ملائق بخشش کا بھی انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ ان کے تمام اور نگارشات دنیا کی دینی باجو کے بچے، اسلامک بانڈز، میں بار بار شائع ہو رہی ہیں۔

برمنگھم یونیورسٹی، انگلستان

پروفیسر غیاث الدین قریشی صاحب کو برمنگھم یونیورسٹی اور نیوکاسل یونیورسٹی سے ایم احمد رضا کی مذہبی شاعری پر ڈاکٹریٹ کے لیے پیشگی بل ہے

موصوف نے ہر منگھم یونیورسٹی میں عنوان تحقیق :-  
 "امام احمد رضا کی مذہبی شاعری"

پیش کیا ہے، جو بحسب اللہ منظور ہو گیا ہے اور انہوں نے پروفیسر ڈاکٹر ٹرال کی نگرانی میں ڈاکٹر ڈیوڈ کے ساتھ شروع کر دیا ہے۔ ڈاکٹر ٹرال نے ہر منگھم یونیورسٹی کی لائبریری میں امام احمد رضا کی تصانیف اور امام احمد رضا کے کتابوں پر مشتمل ایک سلیکشن قائم کرنے کی بھی پیشکش کی ہے۔ چنانچہ ان کتابوں کی ایک فہرست پیش کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر ڈیوڈ ٹرال کو امام احمد رضا کی حیات و انکار اور شاعری سے جو دلچسپی رہی اس کا اندازہ اس خط سے ہوتا ہے جو انہوں نے ہر منگھم یونیورسٹی کے ڈاکٹر جان الین سائیر کو ارسال کیا ہے۔ یہاں ہم اس مکتوب کا ایک حصہ پیش کرتے ہیں۔

۲ اگست ۱۹۸۶ء

ڈیر پروفیسر سائیر

آپ کے مکتوب مجزہ پیر اگست ۱۹۸۶ء کا نہایت ہی ممنون ہوں۔ میں نے یکجہاں سے مرکز میں کام شروع کر دیا ہے۔ پروفیسر غیاث الدین قرنی کے دلچسپ پراجیکٹ کے بارے میں معلوم کر کے مجھے خوشی ہوئی۔ احمد رضا خاں اور آئمہ و مسلم بریڈی مکتوب فہرست کر ایک ایسا موضوع ہے جس سے مجھے دلچسپی رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے

۱۔ یہ خط ہر منگھم یونیورسٹی کے فضل ڈاکٹر ڈیوڈ ٹرال نے نیو کالج یونیورسٹی کے ڈاکٹر جان الین سائیر کو ارسال کیا تھا۔

۲۔ مرکز مطالعہ اسلام ہر منگھم، انگلینڈ

۳۔ پروفیسر غیاث الدین قرنی، ادب انگریزی کے استاد ہیں اور ہر منگھم نیو کالج یونیورسٹی سے متعلق ہیں۔

مذہب زہدیت کی جہاں احمد رضا خاں "نون ہیں جو آج بھی اس مکتب فکر کا ایک مرکز ہے۔ احمد رضا کی آئروڈ تصانیف اردان کے بارے میں کتا میں بھی اپنے ساتھ لایا ہوں۔ کوہیا یونیورسٹی میں بھی ایک طاہر احمد رضا خاں کے مذہبی افکار پر کام کر رہی ہیں۔ وہ ہندوستان آئی تھیں۔ ان سے مجھے کچھ باتیں معلوم ہوئیں اور میں نے بھی ان کو بعض تجاویز دیں۔ مختصر یہ کہ اس موضوع سے مجھے بہت دلچسپی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا خیال ہے۔ احمد رضا خاں کی مذہبی شاعری پر تحقیق کو مرکز کیا جائے۔ اس سے ضروری تفصیلات اور توضیحات فراہم ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ اردو بولنے والے برصغیر پاک و ہند میں ہر دیندار مسلمان شاعر کو اہمیت دیتا ہوں۔ اس لیے شاعری کے بارے میں یہ زاویہ نگاہ ان کی معتقداتی ذہنیت کی صفات واضح تصویر پیش کر سکیگا۔ اور یہی وہ کچھ ہو گا جو اس قسم کی تحقیق سے کوئی بھی امید رکھ سکتا ہے۔ ان



۱۔ آگے چل کر ڈاکٹر ٹرال نے اس موضوع کے متعلق دوسرے امور پر گفتگو کی ہے اور یہ پیشکش کی ہے کہ پروفیسر غیاث الدین قرنی اپنے موضوع پر ان کی نگرانی میں ان کے ادارے سے کام لیں۔ مسعود

## ہالینڈ

### لیڈن یونیورسٹی، لیڈن

پروفیسر ڈاکٹر جے۔ ایم۔ ایس بلیان (شعبہ علوم اسلامیہ) لیڈن یونیورسٹی کے سن رسیدہ فاضل ہیں۔ موصوف ۱۹۷۲ء تک امام احمد رضا کی شخصیت اور علمیت سے قطعاً واقف نہ تھے۔ پھر جب راقم نے متوجہ کیا اور انھوں نے فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کیا تو نہایت ہی متاثر ہوئے۔ مندرجہ ذیل تاثرات سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

”احمد رضا خاں اپنے فتوؤں میں دلائل و شواہد پیش کرتے وقت جس وسعت مطالعہ کا اظہار فرماتے ہیں۔ میں اس سے بہت ہی متاثر ہوا ہوں۔“

(مکتوب مورخہ ۲۱ / نومبر ۱۹۸۶ء)

تقریبات پر احمد رضا خاں کی وسعت علم سے میں بہت ہی متاثر ہوا ہوں۔ بالعموم ان کے خیالات بہت متوازن ہوتے ہیں اور ایک اضعفی قاری کے لئے بھی معقول ہوتے ہیں۔

(مکتوب مورخہ ۱۱ / جون ۱۹۸۷ء)

ڈاکٹر بلیان نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا تھا جس کا عنوان ہے۔

”مصر کے مسلمانوں کی عائلی زندگی میں عورت کا مقام“  
(تیسویں صدی کے مجموعہ ہائے فتاویٰ کی روشنی میں)

اس مقالے میں متعدد مقامات پر فتاویٰ رضویہ کے حوالے موجود ہیں۔ یہ ارد جولائی ۱۹۸۶ء میں ہائیدل برگ یونیورسٹی (مغربی جرمنی) میں ایک علمی کانفرنس کا حصہ کیا تھا۔

ڈاکٹر بلیان بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کے لیے ۱۹۸۷ء میں پاکستان گئے۔ ایک روزہ کے لیے ٹھہرے بھی آئے۔ امام احمد رضا پر راقم نے جو ذخیرہ جمع کیا ہے اس کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔

ڈاکٹر بلیان نے ہنگری کے دارالافتاء بڈاپسٹ میں بھی ایک بین الاقوامی کانفرنس میں مقالہ پیش کیا تھا۔ اس میں بھی امام احمد رضا کی تصانیف سے متعدد حوالے دیئے ہیں۔ اس کا عنوان ہے:-

”مقبول عام تمدن پر غلبہ اسلام کی آراء“

اسی طرح ساؤتھ ایشین اسٹڈیز سنٹر کے ڈائریکٹر پروفیسر مارک گاربرویو کی دعوت پر پیرس، (فرانس) میں ایک مقالہ پڑھا جس کا عنوان تھا:-

”وہابیہ کے خالص خاص موضوعات اور پاک دین کے مفتی“

اس مقالے میں کئی مقامات پر فتاویٰ رضویہ اور امام احمد رضا کی دیگر تصانیف کا حوالہ ہے۔

—f—

## سعودی عرب

محمد بن سعود یونیورسٹی ریاض

محمد بن سعود یونیورسٹی کے پرنسپل شریف الشریف نے عبدالفتاح البوفدہ امام احمد رضا سے متعلق لکھے ہیں۔ الجامعۃ الاسلامیہ (مبارک پور) بنارس کے استاد مولانا محمد حسین مفتی کو موصوف نے بتایا کہ وہ ایک دوست کے ساتھ سفر پر جا رہے تھے جو فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کر رہے تھے۔ فتاویٰ رضویہ کا ایک عربی فوٹو انہوں نے بھی مطالعہ کیا۔ پھر کیا ہوا؟

”عبارت کی روانی اور کتاب وسنت واقوال سلف سے دلائل کے انبار دیکھ کر میں حیران و شگفتہ رہ گیا اور اس ایک فوٹو کے مطالعہ کے بعد میں نے یہ رائے قائم کر لی کہ یہ شخص کوئی بڑا عالم و دلہنہ و حق کا زبردست فقیہ ہے۔“  
(محمد حسین اعظمی: امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں، مکتبہ الانباء، ص ۵۸)

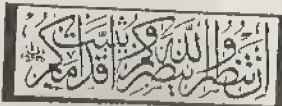


## مصر

ازہر یونیورسٹی قاہرہ

ازہر یونیورسٹی کے ایک اہل حدیث قنصل ڈاکٹر محی الدین الیانی نے عربی میں امام احمد رضا پر ایک مقالہ لکھا تھا جو قاہرہ کے مشہور جریڈے ”صوت الشرق“ و شمارہ فروری ۱۹۵۷ء (ص ۱۶-۱۷) میں شائع ہوا تھا۔ اس میں انہوں نے نہایت جامعیت کے ساتھ امام احمد رضا کے حالات و انکے در علمی آثار پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ ایک جگہ لکھتے ہیں۔  
(ترجمہ عربی) مولانا احمد رضا کی تصنیفات تقریباً پچاس فنون میں ہیں۔

جن فنون پر آپ نے دلائل اور ائمہ و تصنیفات کی ہیں ان میں سب سے زیادہ نامور علم زیجات (وہ جدول جن سے تاروں کی رفتار پہچانی جاتی ہے) و تقویر و مقابلہ و علوم طبقات الارض ہے۔ مولانا احمد رضا قاتل نے اپنی زندگی میں جن فتاویٰ شرعیہ کو صادر فرمایا انہیں کتابیں نہیں جمع کر لیا گیا ہے۔ تقریباً بارہ جلدوں میں مشتمل ہے جس کا نام ”فتاویٰ رضویہ“ ہے۔  
(بحوالہ المیزان، امام احمد رضا امیر، ص ۵۵)



## افغانستان

### کابل یونیورسٹی، کابل

کابل یونیورسٹی کے ایک بہان دیدہ استاذ پروفیسر عبدالغفور شاہ، اراکین مجلس رضا لاہور کے نام ایک مکتوب میں امام احمد رضا کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"علامہ موصوف کی تحقیقی کاوشیں اس قابل ہیں کہ تاریخ ثقافت اسلامی ہندوستان و پاکستان میں پانچویں شہت ہوں اور تاریخ علم و فربہنگ افغانستان اور آریانہ دائرہ المعارف کو لازم ہے کہ اسماء گرامی کو ساری موقوفات کے ساتھ اپنے اوراق میں محفوظ کر لے۔"

(محمد مقبول احمد: پیغامات یوم رضا، مطبوعہ لاہور، ص ۳۳)

### انتظار یہ!

پیش نظر مقالہ "امام احمد رضا اور عالمی جامعات" ۱۹۸۲ء میں قلمبند کیا گیا تھا جو دائرہ تحقیقات امام احمد رضا - کراچی نے اپنے سالانہ معارف رضا (۱۹۸۲ء) میں شائع کرایا تھا۔ اس وقت یہ مقالہ نہایت مختصر تھا، پھر جب کتابی صورت میں اس کی اشاعت کا خیال آیا تو مزید اضافے کئے گئے اور یہ مقالہ کئی گنا بڑھ گیا۔ گزشتہ تین چار سال سے یہ مقالہ کتابت کے مرتبے سے گزر رہا تھا۔ چونکہ عالمی سطح پر امام احمد رضا پر تحقیق کرنے والوں کا راقم سے رابطہ رہتا ہے اس لئے روز بروز معلومات میں اضافہ ہوتا

رہا۔ کتابت کی ترتیب بدلتی رہی اور تاخیر ہوتی گئی۔ اب ۱۹۹۰ء میں جب کتابت مکمل ہو کر آئی تو پھر کتابت کی ترتیب بدلنے کی بجائے یہی مناسب خیال کیا گیا کہ مزید معلومات بعنوان انتظار یہ بطور ضمیر شامل کر دی جائیں۔ سو یہ انتظار یہ پیش خدمت ہے:-

### ۱۔ جامعہ ملیہ کالج - نئی دہلی

مفتی دہلی اور اس کالج کے استاد مفتی محمد حکیم احمد صاحب نے ایک تحقیقی

مقالہ مندرجہ ذیل عنوان پر قلم بند کیا:-

فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشیدیہ کا تقابلی مطالعہ

یہ مقالہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے ۱۹۹۰ء میں شائع کر دیا ہے۔

### ۲۔ ہندو یونیورسٹی، بنارس

مولانا طیب علی رضا مصباحی ڈاکٹر قمر جمال کی نگرانی میں مندرجہ ذیل

عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:-

"امام احمد رضا----- حیات اور کارنامے"

### ۳۔ دیوبند الہیہ یونیورسٹی، اندور

محمد عبدالعلیم رضوی، ڈاکٹر ظلیل احمد صدیقی کی نگرانی میں امام احمد رضا کی اردو شاعری پر ایم۔ اے کے لئے مولوگراف لکھ رہے ہیں۔

### ۴۔ کراچی یونیورسٹی، کراچی

پروفیسر سید رحیم احمد مندرجہ ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:-

"امام احمد رضا اور عالمی قانون"

اسی یونیورسٹی سے آئندہ تنظیم امام احمد رضا کی اردو شاعری پر ایم۔ اے کے لئے نوٹروغراف لکھ رہی ہیں :-  
اسی یونیورسٹی کے پروفیسر محمد جلال الدین نوری نے عربی زبان میں مندرجہ ذیل عنوان پر مقالہ لکھا۔

الخطوط الرئيسية للاقتصاد الاسلامي

یہ مقالہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے شائع کیا اور بغداد کی ایک عالمی کانفرنس میں تقسیم کیا گیا۔

۵۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور

پروفیسر حافظ محمد رفیق احمد صاحب امام احمد رضا کی عربی شاعری پر اس یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۶۔ راقم نے مندرجہ ذیل تحقیقی اداروں کے لئے امام محمد رضا پر دو تحقیقی مقالات قلمبند کر کے ارسال کئے۔

- (ب) انسائیکلو پیڈیا اسلامیکا فاؤنڈیشن، تہران (ایران)

۷۔ جامعہ امام احمد رضا

یہ جامعہ شیواجی نگر، گووندی (بھارت) میں قائم ہو رہی ہے جس کا ذریعہ تعلیم عربی ہو گا۔

## اختتامیہ

المختصر امام احمد رضا کی شخصیت اور افکار پر دنیا کی بہت سی یونیورسٹیوں کے

تقدیر نے خوابہ خیال کیا ہے اور بعض عقلمندوں نے تحقیقی کام کے ہیں اور بعض سے ہیں۔ امام احمد رضاؒ کی نجاسات اور حالات و افکار اور نیورسٹی اور علمی بورڈوں کے نصاب میں کمی شہس ہیں۔ پیناچر سندھ بورڈ نیورسٹی، حیدرآباد - ایم۔ اے (اردو) کے نصاب میں امام احمد رضاؒ کا قصیدہ "نوریت شہس"۔ طرح پاکستان کے تمام بورڈوں کے نصاب میں سالوں سے مطالعہ کیا گیا۔ لائبریریوں کے نصاب میں امام احمد رضاؒ کے حالات و افکار کو شہس کیا گیا ہے۔ پاکستان کے سابق مرکزی وزیر تعلیم محمد خاں آف حقوی امام احمد رضاؒ کے خدمات و افکار اور علمی آثار سے بخوبی واقف ہیں انہوں نے ۱۹۸۰ء میں "مومنت" کے موقعہ برادر اوسٹریائی کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

”اعلیٰ حضرت کی دینی اور ملی خدمات کو دیکھ کر حرم پاک کے عظیم

عالم سید ضحیل مکی نے انہیں "جو دھویں صدی کا مجدد" کہا اور یہ نعرہ

اہل سنت کا نعرہ بن گیا — لبنان کے شہرہ آفاق مفکر علامہ یوسف

جہاں نے انہیں ”امام کبیر“ کے لقب سے نوازا۔ — جن حضرات

میں نے اعلیٰ حضرت کی فرائد مایہ کتب کا مطالعہ کیا ہے اور ان کے وسیع

المطالعہ صحیبت کو ملاحظہ فرمائیے اور ان کے دستِ نعلی کے پندریں غوطہ زنی کے گوشہ نشین رہیں۔ وہ لقیۃً علما و حکما

اور علامہ نے یہاں ان کی آراء کی تائید کرتے ہیں۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں

کہ انسان اولیٰ عناصر سے مرکب ہے مگر اعلیٰ حضرت کا ضمیر من عناصر سے

اٹھاتا اور وہ ہیں۔ علم۔ عمل۔ اور محبت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

(سبغت روئے انق و کجارجی، شماره ۲، فروردی ۱۹۶۰، ص ۳۱)

دنیر تعلیم کے اس بیان کی روشنی میں — بیماری جامعات کو امام احمد رضا کی طرف پروری و توجہ دینی چاہیے۔ ان کے علمی آثار کو ساینے ہاں..... محفوظ کر لینا چاہیے اور ان کے مختلف گوشوں کو موضوع تحقیق بنانا چاہیے اس سلسلے میں راقم نے تحقیق کی سہولت کے لیے امام احمد رضا کی سوانحی السنہ ٹیکہ پبلیک کی پندرہ جلدوں کے



لئے ایک خاکہ مرتب کیا ہے جو ادارہ تحقیق رضا امام احمد رضا کراچی نے شائع کر دیا ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امام احمد رضا اور عالمی جامعات

۱۹۹۰ء - ۱۹۹۷ء

ضمیمہ

مرتبہ

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

(زیر نگرانی مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

ادارہ مسعودیہ، ۶/۲-۵۰-ای، ناظم آباد، کراچی

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

-----○-----

امام احمد رضا پر ۱۹۶۸ء سے تحقیق کا جو سلسلہ شروع ہوا، اب تک جاری ہے بلکہ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے، اس میں تیزی آ رہی ہے۔۔۔۔۔ امام احمد رضا کی شخصیت اور فکر و فن پر کئی فضلاء ڈاکٹریٹ کر چکے ہیں اور کئی اسکالرز ایم۔ فل کر چکے ہیں۔۔۔۔۔ غالباً امام احمد رضا کی دنیا میں وہ واحد شخصیت ہیں جن پر اس قدر فضلاء نے پی۔ ایچ۔ ڈی اور ایم۔ فل کیا ہے اور مسلسل کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ اس سے امام احمد رضا کی ہمہ گیر شخصیت اور فکر و فن کی بے پناہ وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ان پر ہونے والی تحقیقات پیش کر کے کیلئے تو دفتر چاہیے۔۔۔۔۔ تاہم ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی اپنے سالانہ "جلد امام احمد رضا کانفرنس" اور مجلس رضا بورا ہائنامہ "جہان رضا" میں وقت فوقتاً تصبیلات شائع کرتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔

"امام احمد رضا اور عالمی جامعات" کے عنوان سے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے ۱۹۸۲ء میں مقالہ قلمبند کیا جسے ادارہ تحقیقات "امام احمد رضا" کراچی نے اپنے سالانہ جلد معارف رضا (۱۹۸۲ء) میں شائع کیا۔۔۔۔۔ پھر ۱۹۹۰ء میں بعض اضافات کے ساتھ رضا انٹرنیشنل ایکڈمی، صادق آباد، نے اسے کتابی صورت میں شائع کیا۔۔۔۔۔ چونکہ عالمی سطح پر امام احمد رضا کے حوالے سے تحقیق میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے لہذا اب ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۷ء تک کی معلومات سابقہ مقالے کے ساتھ بطور ضمیمہ پیش خدمت ہیں۔۔۔۔۔

## کراچی، یونیورسٹی، کراچی

-----○-----

کراچی یونیورسٹی کے شعبہ ارضیات کے استاد پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے اسی یونیورسٹی سے مسعود ملت کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کر لی ہے۔

"کنز الایمان اور دوسرے معروف اردو قرآنی تراجم کا تقابلی جائزہ"

یہ مقالہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی عنقریب دو جلدوں میں شائع کریگا۔۔۔۔۔

پروفیسر محمد اسحاق مدنی (استاد وفاق گورنمنٹ اردو آرٹس کالج، کراچی) مسعود ملت کی نگرانی میں اسی یونیورسٹی سے بدستور ڈاکٹریٹ کا مقالہ تیار کرنے میں مصروف ہیں، ان کا عنوان ہے:-

"برصغیر کی سیاسی تحریکات میں فتاویٰ رضویہ کا حصہ"

پروفیسر سید رئیس احمد (استاد شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی) اسی شعبہ کے استاد پروفیسر ڈاکٹر محمد جلال الدین نوری کی نگرانی میں مندرجہ ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

"امام احمد رضا اور عالمی قوانین"

نگران موصوف کی سرپرستی میں ایک اور فاضل محمد حسن امام (گنجرار، وفاق گورنمنٹ اردو کالج، کراچی) اسی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

عنوان ہے۔

## کنز الایمان

اور دیگر معروف قرآنی ادوتراجم

(ایک تحقیقی و تقابلی مطالعہ)



ڈاکٹر مجید اللہ قادری (گولڈ میڈلسٹ)

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ ارضیات، بنامہ کراچی



ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رحمۃ اللہ علیہ) پاکستان

"تحریک پاکستان میں خلفاء امام احمد رضا کا کردار"

ترک ولی محمد قادری (ایڈووکیٹ) کراچی، یونیورسٹی سے پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری (استاد شعبہ ارضیات) کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کیلئے درج ذیل عنوان پر خاکہ تیار کر رہے ہیں:-

"برصغیر کی اصلاح معاشرہ میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے فکری زاویوں کا تحقیقی جائزہ"

مولانا منظور احمد سعیدی (امام رحمانیہ مسجد کراچی) اسی یونیورسٹی سے مسعود ملت کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کا خاکہ تیار کر رہے ہیں----

"مولانا احمد رضا خاں کی علوم حدیث میں خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ"

اساتظام (لکچرار، اردو کالج، کراچی) کراچی یونیورسٹی شعبہ اردو کے استاد پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ایم۔ فل کر رہے ہیں۔

"اردو نثر کے فروغ میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا حصہ"

کراچی یونیورسٹی سے عالم سعید خاں نے پروفیسر سید رحیم احمد (استاد شعبہ علوم اسلامی) کی نگرانی میں ایم۔ اے فائنل اسلامیات کیلئے درج ذیل عنوان پر مقالہ لکھا۔----

"امام احمد رضا بحیثیت مسلم مفکر"

جبکہ آنسہ تمیذہ ایوب نے مندرجہ ذیل عنوان پر مقالہ لکھا۔

"فقہ اسلامی کی تدوین میں امام احمد رضا کا حصہ"

پروفیسر عاشق حسین چغتائی (استاذ گورنمنٹ سکولری اسکول، لاہور)۔  
کراچی) ڈاکٹر عبدالرشید (مدیر شعبہ علوم اسلامی جامعہ کراچی) کی عمرانی میں  
ڈاکٹریت کر رہے ہیں، ان کا عنوان ہے۔

"امام احمد رضا بریلوی کی دینی خدمات"

-----○-----

امام احمد رویونیورسٹی (مدینۃ الحکمة)، کراچی

امام رویونیورسٹی کے چانسلر حکیم محمد سعید نے ۱۹۸۸ء میں ایک تحقیقی  
مقالہ بعنوان

"مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی طبی بصیرت"

قلم بند کیا تھا جسے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے اپنے سالنامہ معارف  
رضا (۱۹۸۹ء) میں شائع کیا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سید حفصہ نوحی (مدیر شعبہ مخطوطات) نے  
امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۹۲ء میں درج ذیل عنوان پر مقالہ پیش کیا جسے  
سالنامہ معارف رضا (۱۹۹۵ء) میں شائع کیا گیا۔۔۔۔۔

"اعلیٰ حضرت اور فن تاریخ گوئی"

پروفیسر مولانا فضل اللہ بریلوی (استاذ ہمدرد یونیورسٹی، کراچی) نے امام  
احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۹۳ء میں ایک تحقیقی مقالہ بعنوان

"کنز الایمان و خزائن العرفان کا جائزہ"

پیش فرمایا جو کہ معارف رضا ۱۹۹۳ء کی زینت ہے۔۔۔۔۔

سندھ یونیورسٹی، جامشورو (حیدر آباد، سندھ)

-----○-----

پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد عبدالباری صدیقی (بکچر، جامعہ ملیہ کالج، کراچی)  
نے پروفیسر ڈاکٹر مدد علی قادری (سابق صدر، شعبہ عربی، سندھ، یونیورسٹی) کی  
گمرانی میں سندھی زبان میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریت کر لیا ہے۔۔۔۔۔

"حضرت احمد رضا بریلوی جا حالات، افکار و اصلاحی کارناما" (سندھی)

محترمہ تنظیم الفردوس، ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی  
سرپرستی میں اسی یونیورسٹی سے ڈاکٹریت کر رہی ہیں ان کا عنوان ہے۔

"مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری کا تاریخی اور ادبی جائزہ"

اسی یونیورسٹی سے پروفیسر انوار احمد (استاذ شعبہ اسلامیات، سندھ،  
یونیورسٹی) پروفیسر امیں۔ امیں۔ سعید (ڈین فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز) کی سرپرستی میں  
فاضل بریلوی کی فقیہی خدمات کے حوالے سے درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریت کر رہے  
ہیں۔

"مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی فقیہی خدمات کا تحقیقی جائزہ"

پروفیسر ڈاکٹر عبدالجبار یونیو (رکن، کلیہ فنون، سندھ، یونیورسٹی) نے  
امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۹۳ء میں درج ذیل عنوان پر ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا  
جو سالانہ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۳ء اور روزنامہ جنگ کراچی کے امام احمد  
رضا ایڈیشن ۱۹۹۳ء میں شائع ہوا۔

"امام احمد رضا اور تجدید و احیاء دین"

موصوف "حدائق بخشش" کے سندھی ترجمہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق ایڈو (سابق ڈائریکٹر آف کالج، سندھ) نے بھی درج ذیل عنوان پر تحقیقی مقالہ تحریر فرمایا جو سالانہ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا ہے۔

"اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت اور ان کا فارسی کلام"

اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

-----○-----

پروفیسر محمد امجد، اس یونیورسٹی سے امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کر رہے

ہیں۔

پروفیسر مسرت واجد (کچھوار شعبہ زبان و ادبیات فارسی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور) امام احمد رضا کے درج ذیل رسائل پر تحقیقی کام کر رہی ہیں، نیز ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے نام ایک مکتوب میں انہوں نے اس امر کا بھی اظہار کیا کہ وہ ان رسائل کا ترجمہ بھی کریں گی۔

○----- البدوینی ادب المعزور

○----- تاریخ توقیت

○----- رویت الحلال

○----- البرحان التوہم

پنجاب یونیورسٹی، لاہور

-----○-----

سید شاہد نورانی (پرنسپل علی پبلک اسکول اینڈ کالج لاہور) نے جامعہ پنجاب سے ایم۔ ایڈ کیلئے درج ذیل عنوان پر مقالہ لکھا۔

"اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی علمی خدمات"

یہ مقالہ ادارہ معارف رضا لاہور نے کتابی صورت میں شائع کر دیا ہے۔ موصوف آجکل پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد انور (صدر شعبہ عربی، جامعہ پنجاب) کی نگرانی میں فاضل بریلوی کی عربی شاعری کے حوالے سے درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

"البشیغ احمد رضا شاعر امع تدوین دیوان

العربی"

حافظ محمد سلیم نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے، اسلامیات کیلئے امام

احمد رضا پر مقالہ پیش کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مظفر عالم (صدر شعبہ، اردو اسلامیہ کالج، فیصل آباد) نے "اردو میلاد نامے" کے عنوان پر پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا ہے جس میں انہوں نے امام احمد رضا کے حوالے سے درج ذیل عنوان پر ایک الگ باب قائم کیا ہے۔

"مولانا احمد رضا خاں کی میلاد نگاری"

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے اپنے سالانہ "معارف رضا"

(۱۹۹۵ء) میں یہ حصہ شائع کیا ہے۔

قسم اللغة العربية  
جامعہ بنجاب لاہور

نقطۃ البحث للدکتور

الشیخ أحمد رضا شاعر

مع

تدوین دیوانہ العربی من بین ست مئة بیت عربی عشر علیہ

إشراف

فضيلة الدكتور الاستاذ

طه و احمد اظہر

رئيس قسم اللغة العربية

جامعہ بنجاب لاہور



پروفیسر ضیاء الحسن فاروقی (استاذ گورنمنٹ کالج، شہوپورہ) پنجاب  
یونیورسٹی سے درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں

"مولانا احمد رضا خاں اور رد بدعات"

ہجرات (کھاریاں) کے مولانا محمد سعید قادری بھی امام احمد رضا کے  
حوالے سے پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

پروفیسر مولانا محمد اشفاق جلالی (کلچرل گورنمنٹ کالج، لاہور) امام احمد رضا  
کی تصنیف الزلال اللغوی من بصر سبقة اللغوی پر پروفیسر ڈاکٹر ظہور  
احمد اظہر (صدر شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی) کی نگرانی میں پنجاب یونیورسٹی سے  
ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

پروفیسر قاری محمد رفیق (استاذ اسلامیہ کالج، لاہور) امام احمد رضا کے  
بھاری شریف پر حواشی کے حوالے سے ڈاکٹریٹ کی تیاری کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا کے خلیفہ مولانا محمد ظفر الدین قادری نے امام احمد رضا کی  
تصانیف سے احادیث جمع کر کے صحیح البھاری کے نام سے چھ جلدات میں ایک مجموعہ  
احادیث مرتب کیا تھا جس کی دوسری جلد بمبئی سے شائع ہوئی۔ ایک عربی بود  
حیدر آباد سندھ سے بھی شائع ہوئی۔ (۱۹۹۶ء صفحہ ۹۶۰)۔ پہلی جلد کا مخطوط  
جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے رضا فاؤنڈیشن میں زیر تدوین ہے۔ مدرسہ جامعہ  
رضویہ، لاہور کے استاد شعبہ تجوید و قرأت و حفظ قاری محمد سعید ظفر پنجاب  
یونیورسٹی، لاہور سے ایم۔ اے (عربی) کے پانچویں پرچے کے لئے صحیح البھاری پر  
مونوگراف لکھ رہے ہیں۔





## جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

-----○-----

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے شعبہ تحقیق رضا فاؤنڈیشن نے علامہ مفتی محمد عبداللہ عزم بزاز کی نگرانی میں امام احمد رضا کا فتاویٰ "العطايا النبويه في الفتاوى الرضويه"

کو جدید انداز میں ترتیب کے بعد عربی و فارسی عبارات کے تراجم اور حواشی کی جامع تخریج کے بعد اشاعت کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ جدید تدوین کے بعد اب تک فتاویٰ رضویہ کی بارہ جلدیں شائع کی جا چکی ہیں جو کہ اصل فتاویٰ کی پورے پانچ جلدوں پر مشتمل ہیں۔ خیال ہے کہ تکمیل پر تقریباً چھتیس (۳۶) جلدیں تیار ہو جائیں گی۔

## بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

-----○-----

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے شعبہ "ادارہ تحقیقات اسلامی" کے پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد طفیل نے امام احمد رضا کے فتاویٰ کے حوالے سے درج ذیل عنوانات پر تحقیقی مقالات لکھے ہیں۔

--- "قرآن حکیم، فتاویٰ رضویہ کا اولین ماخذ"

--- "فتاویٰ رضویہ کے فقہی مصادر"

یہ مقالات ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے "معارف رضا" میں شائع کئے

ہیں۔

اسی شعبہ کے ایک اور ریسرچ اسکالر، پروفیسر علامہ جی۔ اے۔ حق۔ محمد نے بھی تحقیقی مقالہ لکھا ہے جو کہ سالنامہ "معارف رضا" ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا ہے۔۔۔۔۔ موصوف فتاویٰ رضویہ کی از سر نو ترتیب و ویرا بندی کا کام بھی کر رہے ہیں۔ آپ اب تک تین جلدوں پر کام کر چکے ہیں۔

اس یونیورسٹی سے شائع ہونے والے بین الاقوامی تحقیقی سہ ماہی مجلہ "فکر و نظر" کے مدیر پروفیسر ڈاکٹر مساجد الرحمن نے بھی امام احمد رضا پر ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے جو کہ عنقریب ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی سے شائع کر رہا ہے۔۔۔۔۔

ملک معراج خالد (ریکٹر انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد) نے امام احمد رضا کے فتاویٰ رضویہ پر اس یونیورسٹی سے تحقیقی کام شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کرنے کی غرض سے خصوصی طور پر امام احمد رضا کانفرنس اسلام آباد ۱۹۹۶ء میں بحیثیت صدر محفل شرکت کی۔۔۔۔۔ سید شتیق الرحمن شاہ بخاری، ایم۔ اے (عربی) اسی یونیورسٹی سے درج ذیل عنوان پر مقالہ کی تیاری کر رہے ہیں۔

"الامام احمد رضا و آثاره الادبيه باللغة العربيه.  
نشر و نظاما"

## پشاور یونیورسٹی، پشاور

-----○-----

مولانا فیض الحسن فیضی، پشاور یونیورسٹی، پشاور سے ایم فل کیلئے درج ذیل عنوان پر مقالہ لکھ رہے ہیں۔

"امام احمد رضا کی عربی خدمات"

ڈاکٹر راج ولی شاہ ظنگ (ڈائریکٹر، جٹو اکیڈمی، پشاور یونیورسٹی) نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے نام ایک مکتوب میں فاضل بریلوی کو یوں خراج تحسین پیش کیا ہے۔۔۔۔۔

"شاہ احمد رضا خاں اور ان کے قبیلہ بڑیچ نے دین اور ملت کے ناموس کی خاطر جو خدمات انجام دی ہیں یا موجودہ دور میں ان کی شروع کی گئی تحریک جو خصوصیات رکھتی ہیں ان کو سمجھنے کے لئے میرے خیال میں اس کتاب (شاہ احمد رضا خاں بڑیچ افغانی) کا مطالعہ ضروری ہے۔"

(مکتوب محررہ ۷ دسمبر ۱۹۹۶ء)

مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

-----○-----

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین میاں مارہروی (استاذ شعبہ اردو) امام احمد رضا کے نعتیہ دیوان "حداقن بخشش" کے مختلف ایڈیشنوں کی روشنی میں ایک ضخیم ایڈیشن کی ترتیب میں کوشاں ہیں۔

مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد نسیم صدیقی ۱۹۹۱ء میں کراچی آئے تو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی اور ادارہ کی حقیقی مطبوعات پیش کیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر موصوف نے فرمایا کہ امام احمد رضا کی علمی خدمات پر ضرور تحقیقی کام ہونا چاہیے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ایسے ریسرچ ورک میں ہر ممکن تعاون کرے گی۔۔۔۔۔

پروفیسر محمود حسین بریلوی (لکچرار، بریلی کالج روٹمنڈ یونیورسٹی بریلی) نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے درج ذیل عنوان پر ایم۔ فل کا مقالہ لکھا ہے۔



# مولانا احمد رضا خان

## کی

عربی زبان و ادب میں خدمات  
حمتہ الشیخ احمد رضا خان فی اللغة العربیة وادبہ

مقائد

برائے ایم۔ فل (عربی)

منگھران

ڈاکٹر عبدالباری  
رہیدہ شعبہ عربی

محمود حسین

ریسرچ اسکالر

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

"مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی عربی ادب میں خدمات"

روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی

-----○-----

ڈاکٹر عبدالحسین عربی (ڈائریکٹر الرضا اسلامک اکیڈمی، بریلی) نے درج ذیل عنوان پر روہیل کھنڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر لیا ہے۔

"اردو نعت گوئی کی تاریخ میں مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی کا مقام و مرتبہ"

ڈاکٹر موصوف امام احمد رضا پر کئی تحقیقی مقالات لکھ چکے ہیں۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے انہیں "امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ" بھی پیش کیا ہے مولانا عمار احمد، بیروڈی، درج ذیل عنوان پر پروفیسر و سیم بریلوی (صدر شعبہ اردو، روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی) کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

"امام احمد رضا کی اردو شہزادگی"

پروفیسر موصوف ہی کی سرپرستی میں ایک اور اسکالر امام احمد رضا کے بھائی مولانا حسن رضا خاں بریلوی پر درج ذیل عنوان سے ڈاکٹریٹ کر رہی ہیں۔

"مولانا حسن رضا خاں بریلوی کی شاعری"

اسی یونیورسٹی سے حبیب احمد رضا، امام احمد رضا کے چھوٹے صاحبزادہ مولانا مصطفیٰ رضا خاں پر، پروفیسر ڈاکٹر نظامی (اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو) کی سرپرستی میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں، عنوان یہ ہے۔

"مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں کی شاعری"

لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ

-----○-----

لکھنؤ سے مولانا نذیر حیات خاں قادری نے ایک مکتوب کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ وہ لکھنؤ یونیورسٹی سے امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کی تیاری کر رہے ہیں۔

پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ

-----○-----

ڈاکٹر حسن رضا خاں اعظمی نے امام احمد رضا کی فقہی خدمات کے حوالے سے ۱۹۷۹ء میں پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ سے ڈاکٹریٹ کیا تھا، چنانچہ اس یونیورسٹی کو پوری دنیا میں یہ اعزاز حاصل ہے کہ سب سے پہلے فاضل بریلوی پر تحقیقات کا سلسلہ یہیں سے شروع ہوا۔

ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی نے یہ خبر شائع کی ہے کہ پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ سے سید ذوالفقار علی نامی ایک اسکالر امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

مگدھ یونیورسٹی، گویا (ہندوستان)

-----○-----

مولانا غلام جابر مصباحی درج ذیل عنوان پر پروفیسر علیم اللہ حالی (صدر شعبہ اردو، مگدھ یونیورسٹی، گویا) کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

"امام احمد رضا اور ان کے مکتوبات"

بہار یونیورسٹی، مظفر پور (بھارت)

-----○-----

مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد گزشتہ چالیس سال (۱۹۵۷ء/۱۹۹۷ء) سے مسلسل لکھ رہے ہیں۔ امام احمد رضا پر برابر چھتیس سال (۱۹۷۰ء/۱۹۹۵ء) لکھتے رہے۔ رضویات پر ان کی نگارشات کی تفصیلات محمد عبدالستار، طاہر، لاہور نے اپنی کتاب مسعود ملت اور رضویات، (لاہور ۱۹۹۶ء) میں جمع کر دی ہیں۔ علم و دانش خصوصاً رضویات پر ان کی خدمات کے اعتراف میں مولانا اعجاز انجم لطیفی (استاذ دارالعلوم مظفر اسلام، بریلی) نے مسعود ملت کے حالات و علمی آثار پر پروفیسر فاروق احمد صدیقی کی نگرانی اور ڈاکٹر عبدالنیم عزیز کی رہنمائی میں بی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے مقالہ قلم بند کیا ہے۔ جو یونیورسٹی میں داخل کر دیا گیا ہے۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی (شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء) کے مطابق فاضل موصوف کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری عتریب ملنے والی ہے۔

دیر کنور سنگھ یونیورسٹی، آره بہار

-----○-----

محمد احمد رضا قادری، دیر کنور سنگھ یونیورسٹی، آره بہار سے پروفیسر ملحقہ برق رضوی کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

"امام احمد رضا کی فکری تنقیدیں"

بہمنی یونیورسٹی، بہمنی

-----○-----

سید محمد عارف علی رضوی، بہمنی یونیورسٹی، بہمنی سے درج ذیل عنوان پر ڈاکٹر نظام الدین گوریکر (ڈائریکٹر انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بہمنی یونیورسٹی، بہمنی) کی سرپرستی میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

"اردو کے اصلاحی ادب میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا حصہ"

کانپور یونیورسٹی، کانپور

-----○-----

ڈاکٹر سراج احمد، ہستوی نے پروفیسر سید ابو الحسنات حق (صدر شعبہ اردو، کانپور یونیورسٹی) کی سرپرستی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر لیا ہے۔

"مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی نعتیہ شاعری"

موصوف نے امام احمد رضا کے رسائل "حقوق والدین" اور "مزارات پر عورتوں کی حاضری" کا ہندی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

ہندو یونیورسٹی، بنارس



طیب علی رضا، ہندو یونیورسٹی، بنارس سے ڈاکٹر جہاں (صدر شعبہ اردو، ہندو یونیورسٹی بنارس) کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔ ان کا عنوان ہے۔۔۔۔۔

"امام احمد رضا خاں، حیات اور کارنامے"

مولانا غلام یحییٰ مصباحی نے ہندو یونیورسٹی بنارس سے امام احمد رضا کے شاگرد و تلامذہ اور فیض یافتہ علماء کی خدمات کے حوالے سے درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر لیا ہے۔۔۔۔۔ آپ نے ڈاکٹر حقیف نقوی (صدر شعبہ اردو) کی نگرانی میں کام کیا۔

"بریلوی علماء کی ادبی خدمات"

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا یہ مقالہ کراچی سے شائع کر رہا ہے۔۔۔۔۔ مولانا عبدالجبار رضوی بھی ہندو یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی تیاری کر رہے ہیں، آپ اس سے قبل ایک تاریخی و تحقیقی مقالہ "تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ" لکھ چکے ہیں۔۔۔۔۔

میسور یونیورسٹی، میسور، کرناٹک



مولانا غلام مصطفیٰ نجم التادری، ڈاکٹر جہاں آراء بیگم (صدر شعبہ اردو،

تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی

بریلوی علماء کی ادبی خدمات

نگران

پیش کردہ

ڈاکٹر رفعت جمال

غلام یحییٰ

لکچر شعبہ اردو

اندراج نمبر ۱۸۲۲۰۲

Enrol. No. 182203

بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی

میوسر یونیورسٹی) کی عمرانی میں میوسر یونیورسٹی، میوسر کرناٹک سے درج اول  
عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

"امام احمد رضا کا تصور عشق"

کلمار یونیورسٹی، کلمار

-----○-----

پروفیسر سعید احمد ایم (ایب، پیاج، ہندو کالج کرناٹک) امام احمد رضا کی  
اردو ادب میں خدمات کے حوالے سے کلمار یونیورسٹی، کلمار سے ڈاکٹریٹ کرنے  
کیلئے تحقیقی مقالہ تیار کر رہے ہیں۔ ان کا عنوان ہے۔

"امام احمد رضا بریلوی کی اردو ادب میں خدمات کا جائزہ"

پورنیہ یونیورسٹی، پورنیہ، کرناٹک

-----○-----

محمد جاوید رضوی نے کرناٹک ہندوستان سے ایک کتب کے ذریعہ اطلاع  
دی ہے کہ وہ پورنیہ یونیورسٹی سے فاضل بریلوی پر ڈاکٹریٹ کا ارادہ رکھتے ہیں۔  
موصوف آجکل اپنے موضوع کے اعتبار سے کتب جمع کرنے میں مصروف ہیں، انشاء  
اللہ العزیز غفریب ان کا رجسٹریشن ہو جائے گا۔

ہمدرد یونیورسٹی، نیودہلی

-----○-----

پروفیسر ڈاکٹر غلام بھی انجم (استاد، شعبہ تقابل ادیان، اسلامک اسٹڈیز  
ہمدرد یونیورسٹی، نیودہلی) نے ایک تحقیقی مقالہ سپرد قلم فرمایا جسے پاکستان سے اوارہ  
تحقیقات امام احمد رضا نے اور ہندوستان سے مرکزی بزم رضا میونڈی نے شائع  
کیا، عنوان ہے۔

"امام احمد رضا اور مولانا ابوالکلام آزاد کے افکار"

پروفیسر موصوف کے اس کے علاوہ اور بھی کئی مقالات معارف رضا،  
کراچی میں شائع ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر فضل الرحمن شرر مصباحی (ریڈر، ہمدرد یونیورسٹی، نیودہلی) نے امام  
احمد رضا کے دیوان حدائق بخشش پر ایک تحقیقی مقالہ سپرد قلم کیا ہے جسے رضا  
اکیڈمی، ممبئی نے حدائق بخشش (مطبوعہ ممبئی، ۱۹۹۷ء) کے ساتھ ہی نہایت  
خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے، ان کے مقالہ کا عنوان ہے:-

"حدائق بخشش کا فنی و عروضی جائزہ"

مگر اس مقالے میں دماغ ہی دماغ ہے جب کہ امام احمد رضا کا کلام دل  
ہی دل ہے۔ ہر حال فاضل موصوف نے غرض نبی صحت متن کے اہتمام میں جو  
کاوش کی ہے وہ لائق تحسین ہے گو یہ حتیٰ نہیں۔ بانی رضا اکیڈمی مولانا محمد سعید  
توری اور رضا اکیڈمی کے رفقاء اور معاونین اس حسین و جمیل ازمین کی اشاعت پر  
مبارک باد کے مستحق ہیں۔



## Devotional Islam and Politics in British India

Ahmad Riza Khan Barelwi and his  
Movement, 1870 – 1920

USHA SANYAL

DELHI  
OXFORD UNIVERSITY PRESS  
BOMBAY CALCUTTA MADRAS  
1996

## جامعہ ملیہ، دہلی

-----○-----

پروفیسر ڈاکٹر سید جمال الدین (ڈائریکٹر، ڈاکٹر حسین انشٹیٹیوٹ آف  
اسلاک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ، دہلی) نے عہد امام احمد رضا کے سیاسی ماحول کے  
حوالے سے ایک تحقیقی و تنقیدی مقالہ مرتب فرمایا جسے انہوں نے انٹرنیشنل امام  
احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۱ء کراچی میں پیش کیا تھا جسے بعد میں ادارہ تحقیقات امام احمد  
رضا نے "مقالات" کے نام سے شائع کیا۔ ان کا عنوان ہے۔

"مولانا آزاد کا محاسبہ، بریلوی نقطہ نظر"

پروفیسر موصوف اس سے قبل اور بھی کئی مقالات تحریر فرما چکے ہیں۔

کولمبیا یونیورسٹی، نیویارک

-----○-----

ایک ہندو دیرسج اسکالر ڈاکٹر اوشا سانیال نے امام احمد رضا کے حوالے  
سے کولمبیا یونیورسٹی، نیویارک سے درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کیا ہے۔

"A history of the Barelwi Movement In  
British India 1900 --- 1947"

ان کا یہ مقالہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی (ہندوستان) نے

"Devotional Islam and Politics-----

Ahmad Riza Khan Barelwi And His  
Movement, 1870 --- 1920"

کے نام سے خوبصورت کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔-----

## کیمبرج یونیورسٹی، برطانیہ

-----○-----

کیمبرج یونیورسٹی، برطانیہ کے سابق نو مسلم انگریز اسکالر ڈاکٹر محمد ہارون امام احمد رضا کے حوالے سے کئی تحقیقی مقالات قلم بند کر چکے ہیں۔ وہ ۱۹۸۸ء میں امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن کنز الایمان اور دیگر کتب کے مطالعہ سے متاثر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ موصوف آجکل کنز الایمان کی بنیاد پر قرآن کریم کا سلیس انگریزی ترجمہ اور تفسیر کی قیاری میں مصروف ہیں۔ آپ امام احمد رضا پر ہمہ وقت تحقیق میں مصروف ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ نے رضا اکیڈمی برطانیہ میں بطور اعزازی سرپرست شمولیت بھی اختیار کر لی ہے۔۔۔۔۔ رضا اکیڈمی عرصہ دراز سے حامی محمد الیاس کاشمیری کی گہرائی میں کام کر رہی ہے۔۔۔۔۔

## الازھر یونیورسٹی، قاہرہ

-----○-----

الازھر یونیورسٹی شعبہ "اللغة العربية و کلیة اللغات و الترجمة" کے استاذ الید شیخ محمد احمد عبدالرحیم محفوظ المعری نے امام احمد رضا کے تفسیر دیوان "حدائق بخشش" کا عربی میں ترجمہ کیا ہے جسے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان نے رضا اکیڈمی لاہور اور مکتبہ قادریہ لاہور کے اشتراک سے "بسمائین النضران" کے نام سے شائع کر دیا ہے۔ فاضل موصوف نے اس پر ایک جامع مقدمہ اور تبصرہ بھی تحریر کیا ہے۔ شیخ موصوف درج ذیل عنوان سے ایک علمی و تحقیقی مقالہ بھی تیار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

## "الدراسات الرضویہ فی مصر العربیہ"

مولانا احمد القاری العتیشی، ازہریونیورسٹی، سے نقد میں امام احمد رضا کی خدمات کے حوالے سے ایم۔ فل کر رہے ہیں ان کا عنوان ہے۔

## "امجد رضا خاں و خدماته فی فقه الاسلام"

مشتاق احمد شاہ (فاضل جامعہ محمدیہ غوثیہ، سرگودھا) نے جامعہ ازہر سے مندرجہ ذیل تحقیقی مقالہ پر ۱۹۹۸ء میں ایم۔ فل کر لیا ہے۔ امام احمد رضا کے حوالے سے جامعہ ازہر میں یہ پہلا کام ہوا ہے جس کا تمام تر سرا ماہر رضویات قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے سر جاتا ہے۔

## "الامام احمد رضا خاں و اثره فی الفقه المبنی"

مولانا ممتاز احمد سیدی (فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) ازہریونیورسٹی سے امام احمد رضا کی شاعری کے حوالے سے ایم۔ فل کر رہے ہیں، ان کا عنوان ہے۔

## "الشیخ احمد رضا خاں البریلوی الہندی شاعرا عربیا"

ازہریونیورسٹی "کلیتہ اللغات و الترجمة" میں شعبہ فارسی کے ایک استاذ ڈاکٹر خلیل عبدالحید امام احمد رضا کے فارسی کلام کا انتخاب "درخان رضا" کا عربی نثر میں ترجمہ کر رہے ہیں جبکہ بین الاقوامی شہرت کے حامل مصنف و محقق ڈاکٹر حسین مجیب المعری، اس نثری ترجمہ کو عربی نظم میں کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسی یونیورسٹی کے ڈاکٹر احمد حسین اجیری مسعودیت کی انگریزی تصنیف عبقری الشرق کا عربی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔

-----○-----



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شعبہ عربی  
پنجاب یونیورسٹی لاہور

## خاکہ مقالہ برائے ڈاکٹریٹ

تحقیق و مطالعہ مخطوط

## الزلال الانقی من بحر سبقة الأتقی

۱۳۰۰ھ

تالیف

مولانا احمد رضا خان بن مولانا غنی خان

پیشوا غلام احمد صاحب  
پیشوا غلام احمد صاحب  
پیشوا غلام احمد صاحب

تحقیق و تصدیق  
محمد اشفاق  
پیشوا غلام احمد صاحب

## رضویات پر مسعود ملت کی چند اہم کتابیں

- ۱۔۔۔ فاضل بریلوی اور ترک مولات، لاہور، ۱۹۷۱ء
- ۲۔۔۔ فاضل بریلوی علاقے حجاز کی نظریں، لاہور، ۱۹۷۳ء
- ۳۔۔۔ عبقری و شرقی (انگریزی)، لاہور، ۱۹۷۸ء
- ۴۔۔۔ حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی، سیال کوٹ، ۱۹۸۱ء
- ۵۔۔۔ گناہ سبے گناہی، لاہور، ۱۹۸۱ء
- ۶۔۔۔ حیات امام اہل سنت، لاہور، ۱۹۸۱ء
- ۷۔۔۔ اکرام امام احمد رضا، لاہور، ۱۹۸۱ء
- ۸۔۔۔ دائرہ معارف امام احمد رضا، کراچی، ۱۹۸۲ء
- ۹۔۔۔ امام احمد رضا اور عالم اسلام، کراچی، ۱۹۸۳ء
- ۱۰۔۔۔ آجالا، کراچی، ۱۹۸۳ء
- ۱۱۔۔۔ رہبر و رہنما، کراچی، ۱۹۸۶ء
- ۱۲۔۔۔ تنقیدات و تقابلات امام احمد رضا، لاہور، ۱۹۸۸ء
- ۱۳۔۔۔ آئینہ رضویات، جلد اول، دوم، سوم، کراچی ۹۶-۱۹۸۹ء
- ۱۴۔۔۔ امام احمد رضا اور عالمی جامعات، صادق آباد، ۱۹۹۰ء
- ۱۵۔۔۔ امام احمد رضا اور علوم جدیدہ و قدیمہ، لاہور، ۱۹۹۰ء
- ۱۶۔۔۔ تاج الفقہاء، لاہور، ۱۹۹۰ء
- ۱۷۔۔۔ محدث بریلوی، کراچی، ۱۹۹۳ء
- ۱۸۔۔۔ انتخاب حدائق بخشش، کراچی، ۱۹۹۵ء
- ۱۹۔۔۔ خوب و ناخوب، کراچی، ۱۹۹۸ء



